THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the June 24, 2020
(299th Session)
Volume V, No. 09
(Nos.01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V SP.V (09)/2020
No.09 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding murder of two persons under police custody 3
4. Presentation of report of the Standing Committee on Finance giving recommendations on the Finance Bill, 2020 4
    - Senator Muhammad Ali Khan Saif 5
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 5
5. Recommendation regarding amendment in the Finance Bill, 2020 containing the Budget estimates of Senate of Pakistan 8
6. Adoption of the recommendations of the Senate Finance Committee on the Finance Bill, 2020 containing the Annual Budget Statement as reported by the Committee 9
    - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 11
7. Presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice by on The Constitution (Amendment) Bill, 2019 (Amendment of Articles 51 and 106) 13
    - Senator Naseebullah Bazai 14
    - Senator Kalsoom Perveen 15
    - Senator Muhammad Usman Khan Kakar 17
    - Senator Sassui Palijo 18
    - Senator Waleed Iqbal 19
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 19
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2020 20
9. Further discussion on Finance Bill, 2020 21
    - Senator Ayesha Raza Farooq 21
    - Senator Abdul Rehman Malik 31
    - Senator Musadik Masood Malik 39
    - Senator Muhammad Ali Khan Saif 46
    - Senator Ayesha Raza Farooq 47
    - Senator Asad Ali Khan Junejo 47
    - Concluding statement by Mr. Muhammad Hammad Azhar, Minister for Industries and Production 51
10. Motion under Rule 263 for dispensation of rules 58
11. Resolution moved by Senator Mushtaq Ahmedregarding writing of Khatim-un-Nabieen with the name of Holy Prophet Muhammad (S.A.W.S) in the educational syllabus and official documents 59

12. Point of public importance raised by Senator Muhammad Javed Abbasi regarding provision of financial support from the Government to private educational institutions…… 61
13. Point of public importance raised by Senator Muhammad Javed Abbasi regarding relief package for businesses especially Hotels and Resturants……..... 62
14. Point of public importance raised by Senator Fida Muhammad regarding issues of FED in the merged districts..... 64
15. Statement by Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs on the resolution passed, on Finality of the Prophet (SAW)……65
16. Statement by Mr. Muhammad Ali Khan, MoS for Parliamentary Affairs on the point to call the full name of the Province Khyber Pakhtunkhwa instead of KP…… 67
17. Points of public importance by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding (i) direction to the HEC for Semester Fee reduction; (ii) Issue of two Journalists in Chaman; (iii) Issue of opening Hotels of Islamabad……74
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House……..77
18. Point of public importance by Senator Hidayat Ullah regarding arrest and death of a labourer in custody of Azad Kashmir Police 78
19. Point of public importance by Senator Fida Muhammad regarding arrest and naked video of young man by SHO, PS Tehkal..... 78

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, June 24, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at two minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان

لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہوگئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔

(سورۃ آل عمران: آیات نمبر 103 تا 105)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) صلاح الدین ترمذی بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 17، 19 اور 22 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا فیض محمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 22 تا 26 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 22 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثنا جمالی صاحبہ نے کورونا ٹیسٹ کی رپورٹ مثبت آنے کی وجہ سے مورخہ 22 تا 26 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: آمین۔ اللہ ان کو صحت دے۔ وہ ابھی بہتر ہیں۔ ماشاء اللہ آج صبح میری ان سے بات ہوئی ہے۔ سینیٹر نگہت مرزا صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 22 تا 26 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر راحیلہ مگسی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 5 تا 26 جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding murder of two persons under police custody

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ خصوصاً قائد ایوان بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ایک دو ویڈیو خیبر پختونخوا میں وائرل ہو گئی ہیں جو کہ Human Rights کی بہت بڑے پیمانے پر violation ہے۔ ایک نوجوان لڑکا جو پرائیویٹ سکول میں ٹیچر تھا اور سرکاری سکول میں پرائمری ٹیچر منتخب ہو گیا تھا۔ عرفان اللہ آفریدی اس کا نام تھا۔ اس کو District Education Officer کی طرف سے فون آیا کہ آپ آکر اپنا appointment letter لے جائیں۔ وہ گھر سے گیا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔ 22 دن کے بعد CTD نے اس کو قتل کر دیا۔ اس کے ہاتھ پاؤں بندے ہوئے تھے اور اس کو دہشت گرد declare کر دیا گیا۔ جناب چیئرمین! یہ Human Rights کی violation ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری ویڈیو اس وقت جو وائرل ہوئی ہے۔ ایک نوجوان جس کا نام عامر تہکالی ہے۔ اس نے نشے کی حالت میں پولیس کو گالی دی۔ پولیس والے اس کو تھانے لے گئے۔ اس کو ننگا کر دیا اور اس کی ویڈیو بنائی اور پھر اس ویڈیو کو وائرل کر دیا۔ جناب چیئرمین! اس پر IG Police, Khyber Pakhtunkhwa نے action لیا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کی انکوائری پولیس کے ذریعے نہیں ہو سکتی۔ جناب چیئرمین! ہمارے آئین کے یہ جو Articles ہیں۔ Article 10 ہے اور اس کے ساتھ ساتھ Article 10A ہے۔ Article 4, Article 11, Article 25 ہے جو سب کے سب Human Rights کا احترام ہے، جو بشری حقوق کا احترام ہے، انسانی جان کا احترام، اور حرمت ہے اس کو ensure کرتا ہے۔ مثالی پولیس ہے یہ تھانے کے اندر ماربل اور ٹائل لگانے سے نہیں بنتی، رویوں کو بدلنے سے بنتی ہے، میں آپ کے توسط سے

مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ خیبر پختونخوا حکومت اور چیف سیکرٹری کو لکھیں کہ نمبرایک، پولیس کی انکوائری ناقابل قبول ہے، judicial enquiry ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی کرتے ہیں جی۔

دوسری بات یہ ہے کہ پولیس ریفارمز اور انسانی حقوق اور internal accountability کی طرف جایا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ متاثرین کا ازالہ کیا جائے۔ یہ بہت بڑے پیمانے پر human rights violation ہے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر صاحب۔

سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی: ۔۔۔۔ پھر وہ وہاں پر لے کر آگیا کہ یہ پولیس مقابلے میں مارا گیا ہے۔ یہ سکول ٹیچر ہے۔ برائے مہربانی اس پر انکوائری کروائیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے اس پر رپورٹ ہم لے لیں گے۔ اس پر action لے لیں گے۔

Order No.2, Senator Farooq H. Naek, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs, please move Order No.2.

Presentation of report of the Standing Committee on Finance giving recommendations on the Finance Bill, 2020

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Sir. I, Senator Farooq Naek, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs hereby present report of the Standing Committee on the proposals for making recommendations on the Finance Bill, 2020 containing the Annual Budget Statement.

Mr. Chairman: Report Stands laid. Yes, Farooq Sahib.

فاروق صاحب! میں پہلے سن لوں۔ جی سیف صاحب۔

Senator Muhammad Ali Khan Saif

سینیٹر محمد علی خان سیف: چیئرمین صاحب! سینیٹ کی جو ہماری اپنی Finance Committee ہے، Article 87 and 88 کے تحت پاکستان پارلیمنٹ کے پاس autonomy ہے۔ ہم اس کے ساتھ empowered ہیں کہ ہم اپنے بجٹ پر سفارشات تیار کریں اور حکومت کو پیش کریں۔ وزارت خزانہ کا صرف اتنا ہی کردار بنتا ہے کہ وہ ہماری recommendations and submission کو بجٹ میں شامل کریں۔

ہوا یہ ہے کہ جو ہماری طرف سے recommendations گئیں ان میں اس سال کی سینیٹ فنانس کمیٹی نے اس میں تقریباً سترہ کروڑ روپے کی کمی کردی ہے، کٹوتی کردی ہے اور without assigning any reason and in exercise of having no power, ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کو exercise کرتے تو اس کا آپ نوٹس لیں اور میری گزارش ہوگی کہ فاروق نائیک صاحب سے request کریں کہ اس کو اس کا part بنائیں۔

جناب چیئرمین: جی جاوید عباسی صاحب۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! بہت شکریہ جی۔ چونکہ میں بھی سینیٹ فنانس کمیٹی کا ممبر ہوں۔ جو سیف صاحب نے بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک کی ہے آپ کو یاد ہے 13 مئی کو ہمارا اجلاس ہوا تھا، بڑے تفصیلی اجلاس کے بعد جو ہماری میٹنگ ہوئی تھی، Finance department کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے اور اس کے بعد یہ approval دی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! پارلیمنٹ کو آئین کا Article 50 deal کرتا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ایوان اور صدر پاکستان پارلیمنٹ کا حصہ ہیں۔ پارلیمنٹ کو یہ استثنیٰ اس لئے دی گئی تھی کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ Executive کے نیچے نہیں ہوں گے، Executive ان کو چیک نہیں کرے گا بلکہ Executive کے جتنے بھی departments ہیں، جتنی بھی وزارتیں ہیں ان کا بجٹ پارلیمنٹ چیک کرے گی، پارلیمنٹ دیکھے گی کہ ان کا development plan کیا ہے، پارلیمنٹ دیکھے گی کہ انہوں نے بجٹ کہاں پر خرچ کیا ہے اور یہ تمام Standing committees کے لئے mandatory ہے کہ وہ ہر سال ان وزارتوں جن کا بجٹ یہاں سے

پاس کرتے ہیں، اس پر چیک رکھتے ہیں، اس کو دیکھتے ہیں پھر اس کو suggestions دیتے ہیں۔ یہ ہماری Standing Committees کے لئے mandatory ہے۔

آئین کے آرٹیکل 88 and 87 دیکھ لیں۔ آئین کے آرٹیکل 88 میں صرف ایک آرٹیکل ڈالا گیا ہے، باقی کسی کے لئے نہیں کہا ہے۔ اس وقت جب یہ آئین بنایا گیا تو انہوں نے کہا تھا کہ Senate of Pakistan and National Assembly both اپنے بجٹ کا آڈٹ خود کریں گے، اس پر خود چیک رکھیں گے، ان کے اخراجات کا فیصلہ خود کریں گے اور اس کے لئے ایک High powered Finance Committee بنائی گئی ہے، کسی اور جگہ کے لئے نہیں ہے، صرف قومی اسمبلی اور سینیٹ کے لئے ہے۔ سینیٹ کی کمیٹی کے معاملات کو چیئرمین سینیٹ، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دیکھتے ہیں اور دونوں اطراف سے آدھے آدھے ممبران ہوتے ہیں اور وہ ایک ایک چیز کو وہاں دیکھتے ہیں، اس کو پرکھتے ہیں اور اس کے بعد اس کی منظوری دیتے ہیں۔

اس مرتبہ بھی بہت سارے پیسے جو باقی تھے وہ surrender کر دیئے گئے، وفاقی حکومت کے حوالے کر دیئے گئے کہ سینیٹ نے اتنے پیسے بچا کر رکھے ہیں۔ اب یہ پاکستان کی تاریخ میں شاید پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ یہ پارلیمان کی بالادستی کو کنٹرول کرنے کے لئے ہوا ہے۔ یہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پارلیمان کا بجٹ Executive check کرے اور Executive اس پر پابندی لگادے، Executive کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ آئین کے آرٹیکل 88 کے نیچے صرف سینیٹ فنانس کمیٹی کو یہ اجازت دی گئی ہے لہٰذا چونکہ آج نائیک صاحب نے میرا خیال ہے رپورٹ بھی دینی ہے، میری گزارش ہے کہ یہ ایک recommendation ضرور جائے کہ وہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ پورے ایوان کی طرف سے ان شاء اللہ ہو گی۔ جی۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: ہاؤس کی طرف سے جائے کہ جو طریقہ کار آپ نے اپنایا ہے یہ غلط ہے۔ میں اس میں ایک quote کر دوں کہ شاید وہ یہ بات بعد میں کریں کہ آئین کے آرٹیکل 81 کا چیئرمین سینیٹ، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ، سپیکر قومی اسمبلی، ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی، سپریم کورٹ کے جج، ہائی کورٹ کے جج، Consolidated Fund سے تعلق ہے۔ اس سے اس کا تعلق نہیں ہے کہ ہم کسی فرد کے لئے کہہ رہے ہیں۔ یہ وہ پیسے ہیں جو کمیٹیوں کے functions کے لئے،

سیکرٹریٹ کے functions کے لئے ہے۔ اگر یہ پیسے کاٹ دیئے گئے تو پھر ان کا function ختم ہو جائے گا اور وہ جو اپنا کام کرتے ہیں، وہ نہیں کر سکیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی فاروق نائیک صاحب! recommendations پڑھیں۔

Senator Farooq Hamid Naek, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, please move amendments.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب! تھوڑی سی اگر اجازت دیں تو میں تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جیسے عباسی صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ Parliament is a creation of Article 50 of the Constitution of Pakistan. And President and both Houses, National Assembly and the Senate are part and parcel of the Parliament.

اب یہ جو فنانس کمیٹی ہے اور قومی اسمبلی اور سینیٹ کا بجٹ Article 88 of the Constitution کے نیچے revolve کرتا ہے وہ میں پڑھ کر سناتا ہوں for the benefit of the entire House.

The expenditure of the National Assembly and the Senate within authorised appropriation shall be controlled by the National Assembly or as the case may be, the Senate acting on the advice of its Finance Committee,

اب یہ جو سینیٹ کی فنانس کمیٹی ہے it has become a Constitutional Committee اور Constitutional Committee جو ہوتی ہے اس کی powers over and above everyone ہوتی ہیں۔ اب اس کا Sub-Article-2 کہتا ہے The Finance Committee shall consist of the Speaker or as the case may be the Chairman and the Minister for

Finance نے اب یہ جو Finance Bill lay کیا ہے یہ Minister for Finance نے lay کیا ہے which is a part and parcel of the Finance Committee and such other members as may be elected thereto by the National Assembly or as the case may be the Senate. اب یہ بجٹ جو slash کیا گیا ہے through in the Financial Bill 2020 which is a total violation of the Constitution اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وزیر صاحب جو اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور جب سینیٹ اور قومی اسمبلی نے اپنے اپنے بجٹ منظور کر لئے تو اس کی کٹوتی کیسے ہو سکتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بالکل غیر آئینی ہے کیونکہ Executive cannot override the decision of a Constitutional Committee. اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے I would like to read amendments.

جناب چیئرمین: جی اب آپ amendments پڑھیں۔

Recommendation regarding amendment in the Finance Bill, 2020 containing the Budget estimates of Senate of Pakistan

Senator Farooq Hamid Naek: Senate of Pakistan recommends to the National Assembly that the deduction made by the government in the Senate Budget in disregard to Article 88 of the Constitution should be reversed and budget estimates originally approved by the Senate Finance Committee and duly conveyed to the Finance Division be made part of the Finance Bill 2020.

Mr. Chairman: It has been moved that the Senate of Pakistan recommends to the National Assembly that the deduction made by the government in the Senate Budget in disregard to Article 88 of the Constitution should be reversed and budget estimates originally approved by the Senate Finance Committee

and duly conveyed to the Finance Division may be made part of the Finance Bill 2020.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted and it stands part of the recommendations unanimously. Order No. 6, Senator Farooq H. Naek, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs

جی فاروق نائیک صاحب، فاروق نائیک صاحب نے گزارش کی تھی کہ Order No.6 پہلے لے لیں، انہوں نے کہیں جانا ہے۔ جی فاروق صاحب۔

Adoption of the recommendations of the Senate Finance Committee on the Finance Bill, 2020 containing the Annual Budget Statement as reported by the Committee

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Sir. I, Senator Farooq H. Naek, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs hereby move that the recommendations in the Finance Bill 2020 containing the Annual Budget Statement as reported by the Committee be adopted.

Mr. Chairman: It has been moved that the recommendations in the Finance Bill 2020 containing the Annual Budget Statement as reported by the Committee be adopted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The recommendations are adopted unanimously.

جی چیئرمین صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ Farooq Sahib, Chairman, Standing Committee.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Sir. The Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs committee considered every clause of the Finance

Bill and held threadbare discussions in its ten meetings continuously for six days lasting 25 hours approximately. Both in the morning and evening and proposed 40 amendments in the Finance Bill besides, 53 general consensus recommendations. The Senate Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives withdrew all the recommendations submitted for consideration and refused to continue proceedings by meeting in protest and called for appropriate constitutional and legislative reforms to the effect with a recommendation of the Senate on the Money Bill, and gave a reasonable weightage.

The Members of the Senate including Members of the Finance Committee as well as private entrepreneurs and companies proposed various amendments and recommendations in the Finance Bill which are submitted in the report.

I am thankful to the Finance Committee Members for taking keen interest in the proceedings of the Committee meetings as well as for the cooperation and guidance in making recommendations in the Finance Bill. I am also thankful to the Ministry of Finance, FBR and representatives of all other Ministries specially Secretary Finance, Chairperson FBR, Mr. Hamid Atteeq Sarwar (Member IR Policy), Mr. Muhammad Javed Ghani (Member Customs Policy), Shaikh Sarfraz Ahmed (Legislative Consultant, FBR) and Mr. Jan Muhammad Aslam, Deputy Draftsman, Ministry of Law and Justice, who participated in the proceedings of the Committee even on a short notice and gave valuable assistance.

In the end I would like to appreciate Secretary of the Finance Committee Mr. Haider Ali, his entire team and the entire staff of the Committee for their untiring and diligent efforts in finalization of the report. Thank you Sir.

جناب چیئرمین: سیکریٹریٹ بھی تھا۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: سیکرٹریٹ بھی تھا، شکریہ۔

جناب چیئرمین: فاروق صاحب، بڑی مہربانی کہ آپ نے اور آپ کی پوری team نے دن رات محنت کرکے Finance Committee کی recommendations تیار کیں، ان شاء اللہ امید بھی ہے کہ قومی اسمبلی آف پاکستان ان کو seriously دیکھے گی اور ان کو adopt کرے گی۔ جی میاں عتیق شیخ صاحب، رکن قائمہ کمیٹی برائے خزانہ۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! قائمہ کمیٹی کی آج کی رپورٹ کے حوالے سے میں کہوں گا کہ ان حالات میں جس طرح چیئرمین کمیٹی فاروق حامد نائیک صاحب کمیٹی کو ساتھ لے کر چلے اور covid کے دنوں میں بھی اتنا وقت دیا۔ میں خاص طور پر سیکرٹریٹ کے تمام لوگ جو وہاں موجود تھے، سیکرٹری کمیٹی اور تمام لوگوں نے جس طرح سے اس کو organize کیا، شروع میں ہم ڈر رہے تھے because of covid پتا نہیں کیا معاملات ہوں گے لیکن انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے کام کیا۔

جناب! آپ کا بھی شکریہ کہ آپ نے ہمیں بڑی جگہ دی، جہاں پر ہم نے مطمئن ہو کر اپنا کام کیا۔ بہت ساری چیزوں پر بہت زیادہ discussions ہوئیں، ہم سب نے متفقہ طور پر maximum recommendations دیں۔ حکومت وقت سے میری گزارش ہوگی کہ ان recommendations کو consider کریں اور جو کچھ last year ہوا تھا، اس مرتبہ اس طرح نہ کیا جائے۔

جناب! حکومت کے تمام اداروں نے بہت ساتھ دیا، جو وزارتیں تھیں، انہوں نے بہت ساتھ دیا، وہ ہر روز بلانے پر آتے رہے۔ خاص طور پر FBR کے ڈاکٹر جاوید عتیق صاحب، حامد عتیق صاحب، جاوید غنی صاحب اور مس نوشین جاوید، چیئرپرسن، ایف بی آر، وہ بھی بہت ساری

meetings میں آئیں اور ہر بات کا اچھے طریقے سے جواب دیا۔ اسی لیے کمیٹی نے آج یہ رپورٹ آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: عائشہ رضا فاروق صاحبہ۔

Senator Ayesha Raza Farooq: Thank you Mr. Chairman. As Member of the Finance Committee, I would like to congratulate and commend the Chairman Committee Farooq Naek Sahib for his bipartisan, his commendable way and manner in which he led and moderated discussion in the Committee. I think all the honourable Members above the party lines debated, thoroughly scrutinized the Finance Bill. On the legal side

جو رہنمائی ہمیں فاروق نائیک صاحب کی طرف سے ملی، اس کی بھی ہم بہت شکر گزار ہیں۔

I would like to join Senator Ateeq Shaikh and Senator Farooq H. Naek *Sahib* in commending also the Secretary of the Committee, his entire team, Senate Secretariat,

جو arrangement تھی اور جس طرح دن رات محنت کی گئی۔ I think despite the fact that our recommendations not binding to be accepted by the Government. ہم نے محنت سے کام کیا ہے، I hope they will be seriously considered when finalizing the Finance Bill. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Order No. 3, Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, please move Order No. 3.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں چونکہ Finance Committee کا رکن نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اپنی طرف سے بھی فاروق نائیک صاحب کو۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: فاروق نائیک صاحب ہر تعریف کے قابل ہیں۔ وہ ہمیشہ دل لگا کر محنت کرتے ہیں۔ جی

Presentation of report of the Standing Committee on Law and Justice by on The Constitution (Amendment) Bill, 2019 (Amendment of Articles 51 and 106)

سینیٹر محمد جاوید عباسی: قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے جتنے اراکین ہیں، انہوں نے ان خاص حالات میں بھی محنت کی ، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت extraordinary situation تھی۔ نائیک صاحب نے law field میں تو بڑا نام کمایا تھا، مشاہد حسین سید صاحب ایک بات کیا کرتے تھے، وہ تو میں نہیں کروں گا لیکن آج انہوں نے اس field میں بھی بڑی محنت کی ہے، اپنے ساتھ team کو رکھا ہے۔ ان حالات میں جب پاکستان میں کورونا وائرس کی وجہ سے کام کرنا بہت مشکل تھا۔ چیئرمین کمیٹی اور تمام اراکین نے سینیٹ آف پاکستان کی طرف سے جو کام کیا ہے، بہت اچھا کام کیا ہے۔

I, Chairman, Standing Committee on law and Justice, present report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2019] **(Amendment of Articles 51 and 106),** introduced by Senators Sajjad Hussain Turi, Ahmed Khan, Naseebullah Bazai, Sana Jamali, Manzoor Ahmed, Dr. Jehanzeb Jamaldini, Sarfaraz Ahmed Bugti, Dr. Ashok Kumar, Muhammad Akram, Sardar Muhammad Yaqoob Khan Nasar, Muhammad Usman Khan Kakar, Molana Abdul Ghafoor Haideri, Agha Shahzaib Durrani, Kalsoom Perveen, Sardar Muhammad Shafiq Tareen, Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi, Abida Muhammad Azeem and Gul Bashra on 2nd September, 2019.

Mr. Chairman: Report stands laid. Yes.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری Constitutional Bill تھا، ہم نے تمام صوبوں میں جاکر اس میں public hearings کی تھیں۔ بلوچستان کی صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کی سیٹیں بڑھانے کے لیے تھا۔ اس وقت بلوچستان کی سیٹیں بڑھانے کی سخت ضرورت ہے۔ ہم نے بلوچستان میں بھی discussion کی تھی، کراچی بھی گئے تھے، دوسرے صوبوں میں بھی گئے تھے۔ یہاں سینیٹ میں بھی اس پر کئی meetings ہوئی ہیں۔

میری آپ سے request ہوگی، Constitution کی کئی Bills ہیں جو کہ pending ہیں، جب بھی وہ Orders of the Day پر آتے ہیں تو یہاں پر مطلوبہ تعداد پوری نہیں ہوتی۔ آپ مہربانی کرکے ایک دن مقرر کریں کہ یہ سارے Constitutional Bills آجائیں، یہ Bill بھی آجائے تاکہ بلوچستان کے لوگ جو اس بل پر بھی بڑی امید لگا کر بیٹھے ہیں اور باقی جو Constitutional Bills ہیں، وہ بھی جلدی آجائیں۔ اگر آپ اجلاس کو prorogue نہیں کررہے ہیں، اگر اس اجلاس میں ہوسکے تو بڑی مہربانی ہوگی ورنہ اگلے اجلاس میں تاکہ یہ Bills pass ہوجائیں۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ اگلے اجلاس میں ہم کوئی دن fix کریں گے اور سب سے گزارش کریں گے کہ وہ ایوان میں آجائیں۔ پہلے ان کو inform کریں گے۔ جی سینیٹر نصیب اللہ بازئی۔

<u>Senator Naseebullah Bazai</u>

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب! میں نے دو دن پہلے اس بل پر بات کی، میں نے کہا کہ یہ بل واپس سینیٹ میں لایا جائے، کافی دن ہوگئے۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سینیٹر محمد جاوید عباسی جو اس کمیٹی کے چیئرمین تھے، ان کا بے حد مشکور ہوں کہ وہ کمیٹی کے ہمراہ کوئٹہ آئے، تمام سیاسی پارٹیوں، وہاں کے stakeholders, social organizations, تجارتی نمائندے، سب سے تفصیلی بات کی، میں بطور Mover ان کے ساتھ تھا۔ وہاں پر چار پانچ گھنٹے بڑی تفصیل کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ لوگوں نے اپنے حالات بتائے۔

میں جاوید عباسی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے صوبائی اسمبلی کی سیٹوں کے بارے میں صحیح کہا کہ وہ بڑھا دیے گئے ہیں مگر بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ایک بہت بڑا صوبہ ہے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالے سے تھا، وہاں پر سیٹیں نہیں بڑھیں۔ حالات کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ وہ بھی بڑھ جائیں گی۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بلوچستان کی تمام پارٹیاں، قوم پرست پارٹیاں، مذہبی پارٹیاں اور وفاقی پارٹیاں ، جن کی قیادت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین! آپ کے گھر میں دعوت دی گئی، ہم آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بلوچستان کے جتنے بھی Senators تھے، آپ نے گھر بلائے۔ وہاں پر ہم نے یہی بات کی کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے، 45% ہے، لہٰذا اس کی سیٹیں بڑھنی چاہییں۔ قومی اسمبلی کی سیٹیں تو نہیں بڑھیں، ان میں مسائل آئے۔ اس کمیٹی نے جاوید عباسی صاحب کی سربراہی میں صوبائی اسمبلی کی سیٹیں بڑھانے کی اجازت دے دی۔ تمام پارٹیوں نے تقریباً یہ بات مان لی اور یہ چیز کمیٹی سے pass ہو گئی۔

ہماری کوشش یہ تھی کہ شاید قومی اسمبلی میں بھی ہماری سیٹیں بڑھ جائیں لیکن وہ نہ بڑھیں۔ ہم بلوچستان سے جتنے بھی Senators ہیں ، مسلم لیگ (ن)، تحریک انصاف، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، ایم کیو ایم، بلوچستان عوامی پارٹی، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی، جمیعت علماء اسلام (ف)، عوامی نیشنل پارٹی، بلوچستان نیشنل پارٹی، نیشنل پارٹی اور سابقہ فاٹا کے Senators کے تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے اہم کردار ادا کیا اور یہ بل جلد سے جلد سینیٹ سے بھی pass کروا کر قومی اسمبلی بھیج دیا جائے تاکہ بلوچستان کے جو مسائل ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان کی تمام پارٹیاں اس چیز کو مان رہی ہیں کہ بلوچستان کے مسائل تھوڑا کم ہو جائیں۔ یہ خوش آئند بات ہے۔ میری درخواست ہے کہ جلد سے جلد یہاں سے pass کر کے قومی اسمبلی بھیج دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ اسی بارے میں کچھ کہنا چاہ رہی ہیں؟

<u>Senator Kalsoom Perveen</u>

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین! فاروق ایچ نائیک صاحب کو میں قانون کا کھلاڑی تو سمجھتی تھی کہ بہت اچھے کھلاڑی ہیں۔

جناب چیئرمین: اب تو یہ اعداد و شمار کے بھی کھلاڑی ہو گئے ہیں۔

سینیٹر کلثوم پروین: ابھی مجھے پتا چلا ہے کہ خزانے کو بھی جانتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور جس طریقے سے انہوں نے recommendations لیں اور جو ان کا cooperation تھا وہ بہت زیادہ تھا۔ بڑے humble طریقے سے بندے کو پتا چلتا ہے کہ کسی کے ساتھ بیٹھنا اچھا لگتا ہے ورنہ میں دس سال فنانس کمیٹی کی ممبر رہی ہوں مگر جس طریقے سے انہوں نے کمیٹی کو چلایا ہے میں ان کو اور تمام ٹیم کو مبارکباد دیتی ہوں۔ جناب والا! آپ خود بھی اس میں interested ہیں، ہم سب مل کر اس بل کو لائے تھے۔ سینیٹر جاوید عباسی کی محنت میں کوئی شک نہیں ہے وہ ہر صوبے میں گئے اور تمام چیزوں پر کام کیا۔ سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب نے جو فرمایا وہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارے صوبے کے لیے بہت ضروری ہے کہ نیشنل اسمبلی کی سیٹیں زیادہ کریں کیونکہ ہمارے لیے جو کمی و بیشی ہوتی ہے، فنانس میں بھی آتی ہے، وزیراعظم کو ووٹ دینے کے لیے بھی آتی ہے، فنانس بل بھی یہاں پر پاس ہوتا ہے تب یہ صوبوں کو جاتا ہے۔ ہمیں نیشنل اسمبلی کی سیٹیں زیادہ چاہیں، بے شک صوبائی اسمبلی کی بھی بڑھیں وہ ٹھیک بات ہے مگر جو ہماری نیشنل اسمبلی کی سیٹیں کم ہوئی ہیں، فاٹا کی وجہ سے بھی کم ہوئی ہیں، ہمارا صوبہ بڑا صوبہ ہے، رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ پاکستان کا آدھا حصہ ہے میرا خیال ہے نیشنل اسمبلی کی سیٹوں کو زیادہ اہمیت دی جائے، صوبائی اسمبلیوں کی سیٹیں ضرور بڑھائی جائیں لیکن نیشنل اسمبلی ہماری ضرورت ہے۔ آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بلوچستان کے سات سے آٹھ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ بل پاس ہونے جا رہے ہیں، ظاہر ہے ان لوگوں کے ہی پاس ہوں گے جن کی اکثریت ہو گی۔ ہم minority میں ہیں، minority میں نہیں کہہ سکتی، ہم کم ہیں اس وجہ سے ہماری چیزوں میں کمی و بیشی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گی، ہم آپ کے پاس گئے بھی تھے اور discuss بھی ہوا تھا کہ یہاں سے بل منظور ہوا کہ جو آپ نے recommendations دینی ہیں وہ صوبے کو جائے گی اور صوبے میں پلاننگ کے جو لوگ ہوں گے وہ ہمیں اجازت دیں گے اور پھر ہم ان recommendations کو accept کر سکیں گے۔ میں سمجھتی کہ یہ بل پاس ہوا ہے اس پر آپ ہمیں اجازت دیں، ہم دوسرا بل لے کر آئیں

کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ صوبہ اپنی تو اجازت دے سکتا ہے، یہاں سے ہمیں وہ کس طرح اجازت دے گا۔ یہ reverse ہو پھر دوبارہ آئے، یہ میرے خیال میں جو آپ کے ساتھ discussion ہوئی تھی اس پر بھی آپ ہماری مدد کریں۔ جس طرح آپ نے باقی چیزوں میں مدد کی ہے، آپ کا ہمیشہ ہمارے ساتھ cooperation رہا ہے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عثمان خان کاکڑ۔

Senator Muhammad Usman Khan Kakar

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ پارلیمنٹ ہر حساب سے سپریم ادارہ ہے اور بدقسمتی یہ ہے کہ سپریم ادارے کو لوگ مسلسل نظرانداز کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلے حکومت کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہوں جس نے سپیکر کی سربراہی میں قومی اسمبلی کی فنانس کمیٹی اور چیئرمین صاحب کی سربراہی میں جو فنانس کمیٹی تھی، آپ لوگوں نے پارلیمنٹ کے بارے میں جو فیصلے کئے، اس میں ان لوگوں نے کمی کی ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ خود مختار ادارہ ہے اس خود مختار ادارے کے لیے ایک پیسے کی کمی کرنا، ایک لفظ کی کمی کرنا کسی کو بھی یہ اختیار نہیں ہے۔ پتا نہیں ان لوگوں نے کیسے جرات کی ہے یہ الگ بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے فنانس کمیٹی نے جو کام کیا ہے، جو ہماری P&D سینیٹ کی کمیٹی تھی، ہم لوگوں نے اس بنیاد پر بائیکاٹ کیا کہ اسد عمر صاحب نے ہمیں دو گھنٹے لیکچر دیا اور آخر میں یہ کہا کہ ہم آپ کی recommendations پر ایک فیصد بھی عمل درآمد نہیں کر سکتے، اس لیے ہم نے بائیکاٹ کیا۔ نائیک صاحب کی کمیٹی نے محنت کی، ایک فیصد بھی اس پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ ہمارے ہاؤس کی اور خاص طور پر سینیٹ کی یہ حالت ہے۔ عباسی صاحب کی نگرانی میں جو کمیٹی نے جو بلوچستان کے حوالے سے محنت کی، محنت تو زیادہ کی میں اس پر ان کو داد دیتا ہوں لیکن ہمارا بنیادی مطالبہ یہ تھا کہ قومی اسمبلی کی سیٹیں بڑھا دیں۔ صوبائی تو ہمارا اندرونی مسئلہ ہے، اصل مسئلہ قومی اسمبلی کے ایک حلقے کا رقبہ سو کلومیٹر، تین سو کلومیٹر اور سات سو کلومیٹر بلکہ دو حلقے ایسے ہیں جو خیبر پختونخوا کے سارے رقبے کے برابر ہے۔ ایک قومی اسمبلی کا حلقہ پنجاب کے آدھے رقبے کے برابر ہے، کس طریقے سے اس کو manage کر سکتے ہیں، کس طریقے سے election campaign چلا سکتے ہیں، کس طریقے سے عوام سے رابطہ کر سکتے ہیں، کس

طریقے سے اپنی عوام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ممکن نہیں ہے۔ ان لوگوں نے جو محنت کی ان کی مہربانی ہے۔

جناب چیئرمین! میری تجویز یہ ہے جیسے قومی اسمبلی نے وہاں پر فاٹا کی قومی اسمبلی کی سیٹوں کے حوالے سے فراخدلی کی ہے اور یہاں پر سینیٹ میں آکر حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اب ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں سے بل پاس کریں اور قومی اسمبلی والے بیٹھ جائیں۔ میری قومی اسمبلی کے پارلیمانی لیڈران سے گزارش ہے، یہاں پر ساری پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں وہ اپنے لیڈر حضرات سے گزارش کر دیں کہ سینیٹ سے جو بل پاس ہوا ہے، خاص طور پر صوبائی اسمبلی کی سیٹوں کو بڑھانے کا ہے، اس پر بلوچستان کے ساتھیوں کے ساتھ تعاون کریں، ہماری عوام کے ساتھ تعاون کریں۔ ہماری گزارش بھی ہے کہ یہاں سے جب بل جائے تو وہاں پر قومی اسمبلی میں اضافہ کر دیں، عباسی صاحب کی بل میں ترمیم کر دیں کہ قومی اسمبلی کی مزید بیس سیٹیں بڑھائی جائیں۔ آپ کی پارلیمانی لیڈران کی مہربانی ہوگی، سپیکر صاحب کی بھی مہربانی ہوگی، قومی اسمبلی کی بھی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ آپ کسی اور مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہیں۔ اگر کسی اور مسئلے پر بات کرنا چاہ رہی ہیں تو چھوڑ دیں بعد میں آپ کو وقت دے دوں گا۔

Senator Sassui Palijo

سینیٹر سسی پلیجو: نہیں میں کمیٹی کی ممبر نہیں ہوں لیکن فاروق نائیک صاحب نے اتنا اچھا کام کیا ہے ان کو appreciate کرنا چاہوں گی۔ آج اہم دن ہے اور انہوں نے رپورٹ lay کی ہے وہ گھنٹوں بیٹھے ہیں، ان کی محنت کو سراہنا چاہتی ہوں یہ الگ بات ہے کہ حکومت کے پاس نہ وہ دل ہے، نہ will ہے۔ جب political will نہیں ہوگی تو چیزیں آگے کیسے جائیں گی۔ اپوزیشن چاہے گھنٹوں بیٹھے، ہم direction دینے کے لیے تیار ہیں، بارہا ہم نے کوشش کی ہے لیکن ہم نے کیا دیکھا PSDP سے لے کر سب چیزوں میں کٹوتی کی گئی ہے۔ وزیراعظم سندھ گئے ہیں تو وہاں پر NFC میں کٹوتی کی بات کرکے آئے ہیں۔ جناب والا! چونکہ یہ چیزیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، فنانس کا معاملہ ہے یہ چھوٹے صوبوں کو معاشی مار دینا چاہ رہے ہیں۔ میں اس پر احتجاج کرتی ہوں کہ یہ کوئی وجہ نہیں بنتی تھی کہ one sided وزیراعظم کو کس نے حق دیا ہے، یہ آئینی چیزیں ہوتی ہیں کہ وہ ایک چھوٹے صوبے میں جائیں، جو اہم صوبہ ہے، جو بھلے دوسرے نمبر کا بڑا صوبہ ہو لیکن

revenue سے لے کر، پورٹ سے لے کر، گیس و تیل سارے وسائل میں پاکستان کو چلاتا ہے۔ اس کو وہ confidence میں لے کر نہیں آئے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ اس پر بات ہو گئی ہے۔

سینیٹر سسی پلیجو: نہیں یہ جو کٹوتیاں کی گئی ہیں میں اس کو پھر ریکارڈ پر رکھنا چاہتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب۔

Senator Waleed Iqbal

سینیٹر ولید اقبال: جناب والا! میں بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا بڑی معمولی سی بات ہے جو میری attention میں آئی تھی۔ میں نے جمعے کے دن فنانس بل پر اپنی گزارشات کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا، ایک خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ایک hope express کی تھی وہ یہ تھی کہ چیئرپرسن FBR اور اس ایوان کے درمیان اگر کوئی خلیج ہے یا کوئی ناراضگی ہے تو میری خواہش تھی کہ اس کو دور کر دیں۔ لیکن اس کے بعد weekend پر اخبارات میں پڑھا کہ وہ تشریف لائیں اور مجھے یہ اطلاع ملی کہ انہوں نے داد دی، چیئرمین صاحب نے بھی داد دی ہے۔ ان کی گاڑی کو مین گیٹ پر روک کر پیدل ان کو یہاں آنے کے لیے کہا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں ایسی بات نہیں ہے۔

سینیٹر ولید اقبال: وہ اخبارات میں آیا تھا میں نے تو درخواست صرف یہی کرنی تھی کہ اگر کوئی ایسی ناراضگی ہے بھی، مرضی تو آپ کی ہے، آپ ان کو دعوت دیں، چائے پلائیں۔

Mr. Chairman: Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman Standing Committee on Law and Justice please move Order No. 4.

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! ابھی سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ، سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب اور دیگر ساتھیوں نے کہا تو ہم نے اس کو بھی consider کرنے کی کوشش کی تھی۔ National Assembly کی سیٹوں کے لیے Constitution نے ایک پابندی لگائی

ہوئی ہےاور آئین کے Article 51(v) میں کہا گیا ہے کہ یہ اسی صورت میں بڑھائی جائیں گی جب census کی رپورٹ آئے گی۔ اس کو population کی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ ہم اس Bill کی support ضرور کرتے ہیں لیکن یہ وہ stage نہیں کہ ہم amendment کر سکیں۔للذا اس کو کسی اور صورت میں ضرور آنا چاہیے اور discuss کرنا چاہیے۔اگر پاکستان کی ساری سیاسی جماعتیں اور پارلیمان یہ سمجھتا ہے کہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے اور بات میں وزن ہے، ان کے علاقے بہت بڑے ہیں پاکستان میں اس وقت تک جو سیٹیں بڑھانے کا formula آئین میں دیا گیا تھا وہ population کی بنیادوں پر تھا۔اس پر پابندی لگا دی گئی تھی کہ جب ملک میں census ہوگا اور جب officially census کی report publish ہوگی اس کے بعد آپ سیٹوں کو بڑھا سکتے ہیں جس کو delimitation کہتے ہیں۔ہم نے اس لیے ان سے کہا ہے کہ ہم provincial assemblies کی بات ضرور کرتے ہیں اور National Assembly کے لیے بھی consensus پیدا کریں اور اس کے لیے support کریں گے۔اس لیے چونکہ آئین کے اس Article کو بھی ضرور دیکھنا پڑے گا کہ اس کی موجودگی میں کس طرح اس کو آگے بڑھایا جائے۔اس لیے ہم نے تجویز دی ہے کہ صوبائی اسمبلی کی سیٹوں کو فوراً بڑھایا جائے اور National Assembly کے لیے جو مناسب وقت ہو اس کو ضرور دیکھا جائے۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2020

I, Chairman Standing Committee on Law and Justice, present report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2020 (Amendment of Article 45)], introduced by Senator Sirajul Haq on 20th January, 2020.

Mr. Chairman: The report stands laid.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں نے آپ سے کچھ وقت مانگا تھا اگر آپ باقی کارروائی پوری کرنے کے بعد مجھے کچھ وقت دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے میں آپ کو وقت دے دوں گا۔ سینیٹر عائشہ رضا فاروق صاحبہ بجٹ پر بات کریں۔ ٹھہریں میں پہلے motion move کر دوں۔

We may now take up Order No. 5, regarding further consideration of the following motion moved by Mr. Muhammad Hammad Azhar, Minister for Industries and Production on 12th June, 2020, that the Senate may make recommendations to the National Assembly on Finance Bill, 2020, containing the Annual Budget statement as required under Article 73 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. Senator Ayesha Raza Farooq *Sahiba*.

Further discussion on Finance Bill, 2020

Senator Ayesha Raza Farooq

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اپنی گفتگو کے آغاز میں اپنے تمام ڈاکٹرز، نرسیں، medical health staff, hospitals cleaners, janitors and our Law enforcement agencies کے جوان جو frontline پر COVID کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں۔ان کی ہمت، جذبے، جوش وخروش کو میں سلام پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی دعا گو ہوں کہ تمام پاکستانی جو COVID کی بیماری میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت دے، (امین)۔

Mr. Chairman, budget 2020-21, is one of the most unrealistic budgets I have ever seen. It is a budget which is based on dubious figures. It is a budget which is based on flawed assumptions.

جناب چیئرمین! اس بجٹ کو جس ڈھانچے پر کھڑا کیا گیا، جو structure بنایا گیا that is not based on ground realities and far away from ایسا prevailing economic and fiscal situation on the ground. کر کے اس حکومت نے تمام budget making exercise کے اوپر ایک doubt cast کر دیا ہے۔ I am referring to the GDP growth rate جو کہ انہوں نے اس بجٹ میں رکھا۔ It's a critical figure, یہ وہ figure ہے جس کا trickledown

effect ہوتا ہےon all other revenues جو آپ کے باقی بجٹ کے حصے ہیں۔اس کا صوبوں کےdevelopment plans پر اثر ہوتا ہے۔ When you are signing off a year with a negative growth rate, negative .4%. First time in 68 years we have seen a negative growth rates in our country. How can you expect the coming year GDP to grow at 2.4%. جب آپ کو پتا ہے کہ world economies are collapsing because of COVID and in our country the chaos, the economic damage that COVID has to inflict is yet to be seen. The negative effects of COVID have yet to manifest themselves truly and despite knowing all that آپ نے آنے والے سال کے GDP growth rate positive 2.4% رکھا ہے۔ I think its unpardonable. یہ ہم کو، قوم کو بے وقوف بنانے کے مترادف ہے۔ Why could the Government not have made a more realistic budget over here. ان کے پاس کون سی جادو کی چھڑی ہے کہ ایک دم سے اکانومی 2.1% سے اوپر grow کرنا شروع ہو جائے گی،

or they waiting for some divine intervention. That divine intervention which has become the coin's tone of this Government's policies, whether the economic policies or health policy.

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں جو revenue collection کا ہدف رکھا گیا۔ اپنے ہی پچھلے سال کے figures سے almost 30% بڑھا دیا گیا۔ Then you know, you have missed your own revised targets by a huge margin. How can you possibly do that. PML (N) کی حکومت 2018 میں تین ہزار آٹھ سو چالیس بلین ٹیکس revenue چھوڑ کر گئی which reflects compounded growth of 14.5%. اگر اسی تسلسل سے PTI کی حکومت tax collection کو بڑھاتی رہتی تو پچھلے سال چار ہزار چار سو بلین revenue collect ہوتا لیکن وہ تو تین ہزار آٹھ سو چالیس جو ہم 2018 میں چھوڑ کر گئے اتنا بھی collect نہ کر پائے۔ اس سال

pre-covid days میں بھی ان کو اپنے tax collection کے ہدف کو گیارہ سو بلین سے کم کرنا پڑا اور پھر تین ہزار نو سو آٹھ بلین پر انہوں نے tax collect کیا۔ جس کے اندر سو بلین کا tax refund بھی deduct نہیں کیا which should have been shown as a grant. Some people are blaming this for a reduction in imports. Please let me share with this august House that your import bill has gone down in dollar value. It has not gone down in rupee value and therefore, to blame a poor tax collection in your import bill is again cheating everyone here and our entire population. PML (N) کو قرضہ جات پر blame کیا گیا۔

مسلم لیگ (ن) نے اپنے پانچ سالوں میں 10,661 billion کا gross public debt اکٹھا کیا۔ What did the PTI Government do? بیس ماہ میں انہوں نے صرف دس ہزار دو سو پچاس بلین gross public debt کو بڑھا دیا۔ While PML(N) has lot to show for this. We invested in roads, built motorways, set up hydro projects, set up power projects. Mr. Chairman, what has this government to show for all this? Well, they do have something, تاریخی مہنگائی، تاریخی بیروزگاری، تاریخی پٹرول کی قلّت جو نظر آ رہی ہے اور تاریخی چینی اور آٹے کے نرخوں میں اضافہ جس سے عوام پر جو بوجھ پڑا ہے اگر آپ سچے دل سے پوچھیں تو آپ سب کو معلوم ہے کہ وہ کیا ہے۔ تاریخی جھوٹ اور تاریخی confusion کے علاوہ اس حکومت نے کچھ اور investments نہیں کیں۔ What further adds to my suspicions and this happened most recently, یہ جو Budget in brief کا document ہے which is an import part of the budget that laid before us اس کو Ministry of Finance پر upload کیا گیا and soon after very secretly, quietly it was removed and a revised

version which is far shorter, which is far more condensed is uploaded. جو بہت ہی اہم information اس document میں ہوتی ہے، the revised estimates column, all of them save from one table, have all vanished.

جناب چیئرمین! یہ وہ information ہے that allows you to gauge and assess the true revenue performance of the government. It is again cheating each one of us and I would like to point out to an important development in this matter, سینیٹ کمیٹی کی Finance Committee میں جب یہ matter میں the Chair of the Committee, who had to leave نے اٹھایا early انہوں نے Ministry of Finance کو directions دیں کہ فوری طور پر اس کے original version کو upload کیا جائے۔ Before coming to this session I checked on the Ministry of Finance website there is still a revised shorter, condensed version with glaring omission there. So for the first time in history we have two budgets in briefs. We have a printed document and we have an online version. Mr. Chairman, I am not the only one who is raising questions of transparency and credibility here. The 2020 fiscal transparency report جو US department نے ابھی release کی ہے they are also raising questions of credibility and transparency over our governments federal budget. I am forced to conclude one of the two یا تو چیئرمین صاحب یہ حکومت extremely, utterly incompetent ہے یا they are trying to befool and deceive each one of us over here and both are unacceptable. I am reminding once again of the populous rhetoric the tall claims جو اس حکومت کو اقتدار میں لانے کے لیے لگائے گئے۔ کنٹینر پر کھڑے ہو کر جھوٹے، کھوکھلے وعدے، سنہری خواب, I would like to ask you today کہاں گئی وہ

ایک کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر، وہ اربوں روپے جو باہر سے عمران خان پر نچھاور ہونے تھے so that we could have lived happily ever after.

جناب چیئرمین! وہ sham austerity وہ جو نیلامیاں کی گئیں but in reality, if you look at the current expenditure of this government, it has grown much faster than increases in national income or tax collection.

Mr. Chairman, not only is the fiscal deficit in this country growing wider and wider, so is the trust deficit. The trust deficit between this government and the people of Pakistan is growing wider by the day.

آپ اپنی قوم کو جاہل تو کہتے ہیں لیکن ان کو جاہل اور بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ You cannot fool all the people all the time. بہت مذاق ہو گیا enough is enough.

Mr. Chairman, when I opened the budget document, I expected to see it an innovative budget, I expected to see some kind of a growth strategy, given that we are in recessionary times, I expected it to see some stimulus being given to the economy and one figure I was looking at was the PSDP,

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ PSDP جو پچھلے سال 701 بلین رکھا گیا تھا، جس میں سے صرف ستر یا اسی فیصد استعمال ہوا، اس کو بھی کم کر کے 650 بلین کر دیا گیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے، time will tell how much will be actually utilized اور اس کے ساتھ ساتھ صوبوں کے حصے کو چوبیس فیصد سے کم کر دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے بتائیں کہ آپ کے خیال میں یہ کٹوتی کہاں reflect کرے گی؟

To be honest, if you bear me, I think this will reflect in our health and education budgets and a country which is growing at a rate of 2.4%, a country which has the largest youth bulge in the region, can you imagine the effect this will have on our human index? If anything, the PSDP

should have been increased to spur economic activity, to create job opportunities which are badly needed right now.

جناب چیئرمین! صوبوں کے تعلیم کا بجٹ چھوڑیں، وہ تو دیکھیں گے لیکن Higher Education کا بجٹ، ایسی جماعت جس نے تعلیم کو priority number one بنانا چاہا تھا،

I will not share budget with you but what is important to see is what Dr. Tariq Bunari, Chairperson, Higher Education Commission has to say. I quote,

> "The funding situation is the worst, it is the worst it has ever been in our entire history and it needs to be corrected."

It is really digging the grave of our country not of the education sector but of the country as a whole.

جناب چیئرمین! میں نے Finance Committee میں بہت محنت کی ہے، allow me to speak here please. جناب چیئرمین! یہاں پر interest payment and debt servicing cost کی بہت بات کی گئی۔ May I clarify, if really this government has itself to blame for the poor policy decision that led to an exponential increase in not just our domestic servicing cost but also our external debt servicing cost اور وہ کیسے؟ جب یہ اقتدار میں آئے انہوں نے ایک دم سے they raised the policy rates steeply اس سے کیا ہوا کہ اندرون ملک ہمارے قرضوں پر سود بے تحاشا increase ہو گیا۔ اس کے ساتھ instead of reasonable slow adjustment to the currency exchange rate اس کو انہوں نے اتنی جلدی devalue کیا کہ اس سے بین الاقوامی قرضوں پر سود بھی بے تحاشا بڑھ گیا and the country has to incur the huge cost because that too poor policy decisions of this government. Due to paucity of time میں ان details میں نہیں جا سکتی

but if you look at the economic indicators where the PML (N) government signed off in 2018 to pre-COVID days of this government, you will see that these numbers, these figures speak volumes of the destruction this government has caused over the last two years but the sad part is that story does not end here. The cost, we as a nation, have to bear because of poor decisions of PTI continue unabated and the latest addition there has been how they have handled the COVID pandemic.

Allow me Mr. Chairman,

اس سلسلے میں "New York Times" recently میں ہی ایک editorial آیا جس کا عنوان تھا "In a crisis true leaders standout" اس کا متن تھا؛

> "Leadership is hard to define but in times of crisis it is easy to identify."

یقینی طور پر جہاں اس pandemic نے دنیا کے تمام leaders کو کڑے امتحان میں ڈال دیا ہے اور ان کی صلاحیتوں کو test کیا جا رہا ہے، وہاں some global leaders have risen to the occasion and have proved their making. of course, no surprises as we know by now is اس میں سرفہرست New Zealand's Jacinda Ardern لیکن ان کے ساتھ اس فہرست میں South Korean, Taiwan, Germany, Greece اور Iceland کی leadership بھی شامل ہے۔ When I was reading this, I was hoping کاش! پاکستان کی leadership کا نام بھی یہاں پر ہوتا۔ Mr. Chairman, specially so because Pakistan has a long history of battling another global public health emergency, the Polio Eradication Programme. کاش ہم نے پولیو پروگرام سے ہی سبق سیکھ لیا ہوتا تو آج ہمارا response, preparedness and strategy زیادہ مربوط اور مضبوط ہوتا۔

2013 سے 2018 تک PML(N) کی حکومت اس پروگرام کو ایک successful programme تک لے کر گئی،

within a year of this government's taking power, taking office it failed and was considered a failed programme. There were important lessons to have been learnt over there. Lessons of political consensus, of propagating culture of trust, openness and transparency, of clear strong communication and making a joint strategy.

جناب چیئرمین! اگر پولیو پروگرام سے نہیں سیکھنا تھا تو I wish Prime Minister and his team, IMB کی دو recent reports ہی پڑھ لیتے۔ وہ لکھی تو حکومت کی پولیو پروگرام کی ناکامی اور نااہلی پر گئی ہیں لیکن یوں لگتا ہے جیسے COVID strategy کو ذہن میں رکھ کر لکھی گئی ہو۔ یہ رپورٹ کہتی ہے۔

"The government needs to convene all key stakeholders and make strategy. It wants, a strategy that is fragmented, one that has been drawn by a selected few without adequate consultation is bound to fail. How can people of Pakistan have faith that the programme is working in their interest, if they hear conflicting messages from their political leadership. It recommends that government needs to develop a unified strategy, better synergy between federal and provincial levels both politically and operationally. The government of Pakistan should conduct nationally coordinated listening exercise and calls the programme a political football, citing political disunity and dysfunctional teamwork as two of the major reasons for the program's failure."

Mr. Chairman, it is almost ominous,

ایسا لگتا ہے کہ یہ الفاظ پولیو پروگرام کے لیے ہی نہیں بلکہ حکومت کی اب جو COVID strategy ہے، اس کے لیے لکھے گئے ہیں اور جس قومی یکجہتی کے فقدان کا IMB ذکر کر رہا ہے، وہ ہمیں آج بھی

COVID سے deal کرتے وقت بھی نظر آ رہا ہے۔ اس کی ذمہ داری یقیناً وزیر اعظم کے کندھوں پر آتی ہے۔

A leader unites not divide the nations during times of crisis. A leader act as a leader of the nation, not that leader of his party only. In this time, we should have brought all leaders of political parties together like Prime Minister Nawaz Sharif did in the wake of APS attack, like he did while formulating strategy for the Polio Programme. Despite the fact that we had government in Punjab, we worked with PTI in Khyber Pakhtunkhwa and very amicably with PPP in Sindh. That is how leaders built political consensus. That is how nations work on issues of national interest and national security.

یہ اب بھی ممکن ہے۔

Allow me to recommend a few things to Prime Minister and his team. Please Prime Minister, bridge the trust deficit that we see here. You need to build trust, you need to build credibility. Please have a clear communication strategy for COVID at least. Identify a few spokespersons who will only speak.

ہمارے ہاں cases کی تعداد دو لاکھ ہونے والی ہے، پینتیس ہزار سے زائد اموات ہونے والی ہیں، Emirates نے اپنی flights بند کر دی ہیں۔ جہاں random sampeling ہوتی ہے، وہاں پر 25% infection rate لگتا ہے and the most recent example is Pakistan Cricket team testing positive. آپ جن لوگوں کو جاہل کہتے ہیں، ان پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔

You ease the lockdowns and you expect people in small bazars like *Ichra* and *Anarkali* in Lahore to maintain a social distance of six feet. Have you ever visited these markets? Do you know what the ground realities are?

Please, I request you, please rely on data, on evidence when making a strategy. Re-assess your strategy, let us see who the epidemiologist, the public health specialists are in your COVID response team. Prime Minister, divert all funds over here.

آپ کا یہ annual plan تو کہتا ہے COVID responsive لیکن اس کے cover page کے علاوہ مجھے اس میں COVID responsiveness کی چیز نظر نہیں آئی۔

As far as your Tiger Force is concerned, Prime Minister, I urge you please, make a U-turn. Your team is very good at making U-turns, please reconsider your Tiger Force.

مسلم لیگ (ن) یہ repeatedly کہتی رہی ہے کہ حکومت لوکل گورنمنٹ کے نظام کو بحال کرے۔If you are really interested کہ لوکل levelپر مستحق لوگوں تک COVID reliefپہنچے تو پھر پنجاب، کے پی کے اور بلوچستان میں آپ نے جس نظام کو abolishکیا ہے،اسے پھر سے نافذ کریں۔ The UNDPs recent report also underscores the importance of local government administration and says that: "In absence of a coordination mechanism and platform, the relief and emergency response effort remains ineffective. They lead to duplication and waste of resources especially in a country where it is important to bridge effectively the trust deficit which exists between it and its people." Prime Minister, in another recommendation, please do not remain dismissive of the locust threat like the COVID -19 which knocked at our doors at the end of February. Our agriculture output already has decreased by 2.9 per cent. United Nations Food and Agriculture Agency has also warned of a global food shortage.آپ نے بجٹ میں جو 4بلین اس

کے لئے مختص کئے ہیں، یہ کافی نہیں ہیں۔اس کی طرف بھی توجہ دیں۔آپ tax revenuesضرور generateکریں لیکن do not squeeze the existing taxpayer.

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ آپ کا بہت شکریہ۔

Senator Ayesha Raza Farooq: Mr. Chairman, I will conclude my speech by requesting the Prime Minister that our people are dying of hunger and disease. There is urgent need to make course correction. 3 million more people have been pushed below the poverty line. In the same year, your unemployment rate has gone from 22 to 50 per cent. Being the Chief Executive of the country, Prime Minister! the buck stops at you. The onus is on the Prime Minister. We are watching and the nation is watching also. Thank you.

Mr. Chairman: Thank You. Yes, Senator Abdul Rehman Malik.

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں اپنے دردمند دل کے ساتھ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اللہ خیر کرے ملک صاحب کیا ہوا؟

Senator Abdul Rehman Malik

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: جناب! میں ان familiesکی بات کر رہا ہوں جن کے اپنے اس وبا کی وجہ سے شہید ہوئے ہیں۔یہ میرے اور آپ کے لئے نہیں بلکہ پوری قوم کے لئے ایک tragedyہے۔ہمارا آج کا اور آنے والے جون تک کا مسئلہ Covid-19رہے گا۔ I am sorry to say that despite all discussions for the desired allocated money, Covid-19, وہ اس بجٹ میں نہیں ہے۔ Imperial College London carried out a pragmatic survey.انہوں نے کہا کہ لندن میں اتنی اموات ہوں گی اور پھر اتنی ہی اموات ہوئیں۔انہوں نے نیویارک کے متعلق بھی جتنا کہا تھا پھر وہاں بھی اتنی ہی اموات ہوئیں۔اللہ نہ کرے جو انہوں نے پاکستان کے لئے

predictions کی ہیں، وہ صحیح ہوں کیونکہ ان کی باتیں بہت ہی خطرناک ہیں۔ میں کسی کو ڈرا نہیں رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح کا lock down اور انتظامات ہیں، اگست میں per day 80,000 deaths ہو سکتی ہیں۔ میں ایوان میں موجود حکومتی نمائندوں کو and specially Prime Minister کو address کرتے ہوئے کہ کہنا چاہتا ہوں I have been requesting you since February 27th that for God's sake, impose lockdown and it should be in a way that it should control the disease. In other countries, it was controlled by social distancing and enforcing SOPs. دنیا میں کسی بھی جگہ ہاتھ جوڑ کر enforcement نہیں ہوتی ہے۔ Enforcement law کے تحت ہوتی ہے۔ ہم اتنے قانون بناتے ہیں اور میں نے وزیر اعظم صاحب سے یہی request کی تھی کہ اگر اس معاملے میں کوئی قانون نہیں ہے تو آپ قانون بنائیں ورنہ through limited army, curfew لگائیں۔

جناب چیئرمین! میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہا کہ پولیس کام نہیں کر رہی ہے لیکن عوام پولیس کی سنتی ہی نہیں ہے۔ آپ اگر ایک روڈ پر ایک کلومیٹر کے فاصلے پر 6 فوجی کھڑے کر دیں تو پھر عوام ماسک بھی پہنے گی اور social distancing بھی maintain کرے گی so enforcement is very important. اس بجٹ میں کورونا کے لئے جو 75 ارب روپے رکھے گئے ہیں، وہ زیادہ نہیں ہے۔ اس کو کم از کم 200 بلین رکھیں کیونکہ آپ کے ساتھ اتنے kits نہیں ہیں جو آپ ڈاکٹرز کو دے سکیں۔ اس وقت پوری دنیا میں جو آنے والے وقت کی prediction ہو رہی ہے، اس لحاظ سے آپ کے پاس hospitals کی کمی ہے اور temporary hospitals بنانے کے لئے آپ کے پاس پیسا نہیں ہے۔ آپ کے پاس medication کے لئے بھی پیسا نہیں ہے۔ ہم nuclear state ہیں اور اس کا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن ہم سے ایک virus control نہیں ہو پا رہا ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ Panadol smuggle ہو رہی ہے اور چیزیں بھی مہنگی ہو رہی ہیں۔ میری پہلی recommendation یہی ہوگی enhance the budget for Corona and also reinforce the SOPs in a way that people listen to

them. I fully agree with Senator Ayesha Raza Farooq that you expect people to follow SOPs without any force. There has to be a force to enforce the SOPs.

جناب چیئرمین! میں نے اپنی Chairman, budget suggestions Standing Committee on Finance کو بھیجی تھیں۔ہم یہ بار بار دیکھتے ہیں کہ سارے بجٹ میں deficit آرہاہوتا ہے ۔اس حکومت کا اس کے بعد کا بجٹ اوراس کے بعد جو چوتھا بجٹ ہوگا،وہ بھی deficit والے ہوں گے جب تک ہم یہ فیصلہ نہیں کر لیتے کہ اسے reduce کیسے کر سکتے ہیں۔بات یہ ہے کہ جب motion چل پڑتی ہے اور برف کا چھوٹا حصہ نیچے آتے آتے پھر ایک گلیشئر بن جاتا ہے۔ہمارے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔پہلی مرتبہ جب 1952 میں حکومت چلانے کے لئے قرضہ لیا گیااور اس کے بعد ہمیں اس کا چسکا پڑ گیا۔With due apology, میں سارے منسٹرز کی بات کررہاہوں۔ہم لوگ یہ نہیں کہتے کہ ہم نے debt retirement کتنی کر لی ہے؟ہم تو اپنی competence and intelligence اس چیز سے دکھاتے ہیں کہ ہم نے IMF سے اتنا قرضہ لیا ہے یعنی ہم loan لینے کو promote کرتے ہیں۔ I am sorry that I am not hitting anybody, but this is the fact. سوال یہ ہے کہ آپ IMF سے جتنا پیسا لیں گے، پھر قسطوں میں سود کے ساتھ وہ واپس بھی کرنا پڑے گا۔اس طرح تو وہی نظام چلتا رہے گا۔میں نے یہاں بات کی اور دوبارہ بات کررہاہوں کہ میں نے وزیر اعظم کو پانچ خط لکھے ہیں اور وہ record پر ہیں۔ان میں میں نے وزیر اعظم صاحب سے یہ request کی تھی کہ چونکہ it is a world disaster and according to Force majeure law and Section 3 of the IMF, آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ ہمارے بس میں فی الحال پیسا دینا نہیں ہے۔یہ pandemic ہمیں allow نہیں کررہی ہے۔You should refuse to give it now. What will happen? وہ آپ کو کھا نہیں جائیں گے۔اگر وہ آپ کو court لے کر جاتے ہیں تو I assure you that you will win because the law is in it.

جناب چیئرمین! کورونا کی وجہ سے ہماری industries functional نہیں ہو سکتی ہیں، tax revenue collection نہیں ہو سکتی ہے، آپ کی ساری چیزیں منجمد ہو گئی ہیں۔ You have the right to invoke it. میں ایوان میں بیٹھے young Finance Minister سے انتہائی پیار اور محبت کے ساتھ یہ request کرنا چاہوں گا کہ as you are dealing with it, please do reconsider it and do look into it. This is our nation's and generation's issue. We have been given an opportunity by God and we should strike back at the IMF. Let us as a nation strike back to get out of this vicious circle of debt. اگر ایسا نہیں ہوا تو آپ کے اور ہمارے بعد آنے والے بھی budget with deficits دینا ہوگا۔ آپ اس wedlock سے نہیں نکل سکتے ہیں because وہ ہر بار چکما دیتے ہیں کہ بس 2 بلین روپے لے لیں اور چپ کر جائیں تاکہ آپ بعد میں قرضے دیتے وقت refuse نہیں کریں۔ اگر آپ refuse کر کے دکھا دیں تو یہ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا اور آپ کو یہ کرنا چاہیے۔ After these points, I would like to say now that ہماری ایک agrarian based society ہے۔ ہم زراعت پر چلتے ہیں۔ ہماری آبادی کا زیادہ حصہ گاؤں میں رہتا ہے لیکن جب انہیں کوئی چیز دینے کی باری آتی ہے تو ہم کچھ نہیں کرتے۔ اگر آج حکومت کسان کو sugar incentives کی طرح کوئی package دے دیتی کہ اگر آپ اتنے ایکڑ زیادہ فصل اگائیں گے تو آپ کو اتنا فائدہ دیا جائے گا، اس ضلع کے Deputy Commissioner کو یہ احکامات دیے جائیں کہ کوئی ایک ایکڑ بھی بغیر فصل کے نہ رہے تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔ Our country has the potential. مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری بارشوں کا 65 فیصد پانی goes to the sea بارش کا پانی flow of water سیدھا سمندر میں جاتا ہے، اگر اس کو بلوچستان میں لے جائیں تو we can have green Balochistan. It's only the initiative you have to take. میں امید کرتا ہوں کہ اس بجٹ میں پانی کو conserve کرنے کے لیے ڈیم بنائیں یا through canal

This is my humble بلوچستان میں لے جایا جائے۔ or small river
request, اس سلسلے میں ضرور پیسار کھیئے، I assure you حماد صاحب،
the whole people of Balochistan will really appreciate you, the entire Pakistan will appreciate you because this is a very important issue.

جناب چیئرمین! ہم جانتے ہیں کہ کافی مہنگائی ہوئی ہے اور unfortunately government servants کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا۔ ہم بات کرتے ہیں کہ ہم سینیٹ سے recommendation دیں گے۔ What is the authority do we have in terms of constitution کہ جو کہیں گے وہ part of that bill ہو گا، نہیں ہو گا۔ میں ہر بجٹ پر ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ for God's Sake bring some legislation, ہم بھی انہی کے برابر ہیں بلکہ Upper House ہیں۔ ہمیں Upper House کی بجائے Lower House کی طرح treat کیا جاتا ہے۔ our recommendations are not mandatory. What we want is? سینیٹ کا جو صحیح رتبہ ہے، اس کے مطابق recommendations کو سنا جائے، کمیٹی کی باتوں کو سنا جائے۔ جناب چیئرمین! آپ کی rulings سنی جائے۔ جب ہم recommendations ہی دیتے رہیں گے اور وہ اپنی مرضی کرتے رہیں گے، ہماری تقاریر چلتی رہیں گی، ہماری کمیٹیاں محنت کرکے چیزیں بھیجتی رہیں گی اور ہم اسی انداز سے چلتے رہیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ گورنمنٹ ملازمین کی salary پر غور کرے گی، وہ بیچارے غریب ہیں، پہلے ہی غربت ہے۔ COVID میں کرایہ دے کر آنا پڑتا ہے، بسیں نہیں چل رہیں۔ جس طرح private employees کو جرمنی نے package دیا ہے، اس طرز پر package دینا کا سوچیں، کافی زیادہ unemployment ہو چکی ہے۔ I understand کہ حکومت اس سلسلے میں کچھ خاص نہیں کر سکتی، ہم گورنمنٹ کو blame نہیں کر رہے ہیں، یہ issues صرف حکومت کے نہیں ہیں، یہ پوری پاکستانی قوم کے ہیں therefore we have to get a solution, a solution which is appropriate, a solution which

باتیں نہ can give a result, a solution which is result oriented کریں۔

میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ Cabinet میں پیش کرنے سے پہلے کیوں نہ اپوزیشن اور حکومت مل بیٹھ کر سوچے، دونوں طرف سے تجاویز دیں اور دیکھیں کہ کیا ہم وہ بجٹ لا سکتے ہیں جو کہ public کے لیے ہو۔ میں یہ suggestion کسی blame game کے طور پر نہیں دے رہا ہوں، میں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ how people could be happy in this way.

میں میڈیکل کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ I had requested the Prime Minister to impose medical emergency لیکن نہیں ہوئی۔ اس وقت پوری دنیا میں ہماری میڈیکل میں پوزیشن خراب ہے، we have failed to give basic right to the people of Pakistan. بربادی میں ہمارا 154 نمبر ہے، کسی ایک حکومت کو blame نہیں کر رہا، میں عمران خان کو blame نہیں کر رہا ہوں، میں اپنے آپ کو blame کر رہا ہوں، پچھلی حکومتوں کو بھی blame کر رہا ہوں، that we have failed to give a good national health proposals and strategy, آج اس کا یہ اثر ہوا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ خدا نہ کرے کہ اگر COVID اس طرح بڑھا جس طرح بڑھ رہا ہے تو آپ کو لوگ سڑکوں پر نظر آئیں گے۔ اس چیز کی طرف توجہ دیں، جیسے پوری دنیا میں health department کی strategy ہوتی ہے، اس کے مطابق لے کر چلیں۔ آگے چل کر دنیا میں naturally growth بھی کم ہو گی، یہ issues ہمارے بھی ہوں گے۔ ہمیں شکر کرنا چاہیے کہ ہمارے ملک میں کافی زیادہ زمین ہے۔

جناب چیئرمین! livestock کے لیے کچھ نہیں رکھا گیا۔ کل ہماری ایک سینیٹر دوست نے بہت اچھی بات کی ہے اور میں اسی کو لے کر آگے چل رہا ہوں، ہم پوری دنیا میں livestock supply کرکے کافی foreign exchange کما سکتے ہیں۔ آپ کیوں incentive نہیں دیتے کہ جو سو بکریاں یا گائے رکھے گا، اسے یہ incentive ملے گا۔ This is, what is required, utilize your own resources, those resources which are available. You don't have to look toward

America, دوسرے ملکوں کی یہ حالت ہے کہ وہاں سے روزانہ flights بھر کر آ رہی ہیں، جن کا ویزا ختم ہونے میں تین دن رہتے ہیں، انہیں بھی واپس بھیج دیتے ہیں لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ جتنے بھی foreigners ہیں ، مزے سے رہیں، کوئی بات نہیں we don't have a strategy as a nation تاکہ کسی کو message جا سکے کہ بھئی اگر تم ہمارے بندے deport کر سکتے ہو تو ہم بھی deport کریں گے۔ ان ممالک سے دھڑا دھڑ بندے deport ہو رہے ہیں اور ہم جن کے ویزے expired ہیں، انہیں بغیر کسی وجہ کے چار چار چھ چھ مہینے دے رہے ہیں، this is not right, this is not a reflection an independent nation, it looks like that still we are under the power of west, ہم شاید گوری چمڑی کو مانتے ہیں، we have to change our policy, makes sure independent polices that you should look an independent nation. جب تک ہمارے ہاں self-respect کا element نہیں آئے گا، ہمارے ساتھ لوگ ایسے ہی کرتے رہیں گے۔

Mr. Chairman, education is very important.

جو بھی ہوا، devalue ہوا، کچھ بھی ہوا لیکن fact یہ ہے کہ اس وقت ایجوکیشن کے لیے پیسے نہیں رکھے گئے، ہماری education day by day down جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ ایسے subjects ہیں کہ جس کو ہمیں کسی بھی صورت میں ignore نہیں کرنا چاہیے، انہیں اس stage پر لانا چاہیے جس جگہ اس کی ضرورت ہے۔

CPEC کی طرف آ جائیں، ہم نے ایک lifeline بنائی ، امریکہ نے اس میں آ کر splinter مارے ، بڑی بڑی باتیں سنیں، گلگت بلتستان کو علیحدہ کرنے کی باتیں سنیں کہ وہ corridor ہے۔ میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے CPEC کے لیے تھوڑے پیسے کیوں رکھے، آپ نے کیوں zones نہیں بنائے۔ پوری دنیا میں جہاں پر بھی ایسا project ہوتا ہے، اس کے ارد گرد بہت سے چھوٹے چھوٹے towns ہوتے ہیں اور بڑے اچھے industrial zones ہوتے ہیں۔ So, I request you Mr. Minister, if you kindly consider to enhance it for the CPEC.

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں جہاز crashہوا، we were totally unaware, what to do. It's a hard fact کہ ہماری Civil Aviation international standardsکے مطابق نہیں ہے، ہمارے ہاں جو standardsہونے چاہییں، وہ نہیں ہیں۔ میں آج رپورٹ سن رہا تھا، معلوم ہوا کہ قصور کپتان کا اور کنٹرول ٹاور میں Civil Aviationکے Operatorکا تھا، پہلے بھی دو جہاز گر کر تباہ ہو چکے ہیں، کمپیوٹر میں bugsلگے ہوئے تھے، جب کپتان اپنے کمپیوٹر پر نظر ڈالتا ہے تو اسے جہاز کی اصلی heightنظر نہیں آتی،

that not me who is saying, these are the international observation after thorough investigation.

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حماد صاحب سے عرض کروں گا کہ اس factorکو بھی دیکھ لیں تاکہ آئندہ کوئی ایسا incidentنہ ہو۔ پاکستان اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بحیثیت قوم responseدینا چاہیے، بہت اچھا ہوتا کہ آج یہاں پر Prime Ministerصاحب تشریف رکھتے، وہ ہمارے باتیں سنتے، بجٹ کو concludeہوتے دیکھتے، ہم یہاں موجود ہیں،

why the Prime Minister is not here to make himself present and see we are all there. We are fighting for the nation, if you are fighting for the nation fine, you should have been here, you should have given respect to us. May I ask the Prime Minister why you are not here, you are elected representative, and we look towards you. Even our Chairman Bilawal Bhutto Zardari said that you lead and we will follow. Why, because we think that this is not a time to fight, this is the time to display unity.

Finally my message to the Prime Minister, if you really want to save this nation from COVID, reinforce the SOP's through the limited Army Curfew and remember my words if you don't do, this toll of death rate go high. We are a poor nation, we have poor hygiene and of

course we do not have those facilities even those countries with facilities could not fight it out. We have two months, the peak is going to be in August so, why not to start it. The Imperial College says that if Pakistan takes right decisions and enforcement of the SOPs is ensured this can be reduced to 10000 deaths in August. I hope, what has been told by Imperial College.

اللہ نہ کرے، وہ ٹھیک ہو۔ اس کو صحیح کرنا، اس کو بہتر کرنا، آج کے وزیر اعظم اور کابینہ کا فرض ہے۔

I hope, they will do it, thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر مصدق مسعود ملک صاحب۔

Senator Musadik Masood Malik

سینیٹر مصدق مسعود ملک: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ ہمارا ایک ملازم ہے، اس کا نام مشتاق ہے اور اس کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔ وہ میری بیگم صاحبہ کے ساتھ کچن میں کھانا بنا رہا تھا تو میری بیگم نے اس سے پوچھا کہ مشتاق صاحب! آپ کے کتنے بچے ہیں تو اس نے کہا کہ میرے چھ بچے ہیں۔ میری بیگم صاحبہ نے کہا کہ آپ آج ذکر کر رہے تھے کہ چیزیں بہت مہنگی ہو گئی ہیں، مرغی اور دالیں بہت مہنگی ہو گئی ہیں تو آپ یہ بتائیں کہ آپ کے بچے کیا کھاتے ہیں۔ اس نے بات ٹال دی، اس نے کہا کہ میڈم! بچوں کا کیا ہے، ان کو جب بھوک لگتی ہے تو کھانا مانگ لیتے ہیں اور کھانا کھا لیتے ہیں۔ میری بیگم صاحبہ نے کہا لیکن کیا کھاتے ہیں جب انہوں نے اصرار کیا تو اس نے کہا کہ وہ کبھی بھی تین وقت کا کھانا نہیں کھاتے، وہ زیادہ سے زیادہ دو وقت کا کھانا کھاتے ہیں اور زیادہ وقت سوکھی روٹی کھاتے ہیں، چھ بچے ہیں، سوکھی روٹی کھاتے ہیں، کبھی کبھی دال کھاتے ہیں اور کبھی کبھی سبزی کھاتے ہیں۔ میری بیگم نے ان کی تھوڑی سی تنخواہ بڑھا دی۔ میں نے اپنی بیگم سے پوچھا کہ تم نے ان کی تنخواہ کیوں بڑھائی ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ان کا بجٹ بنا دو تو میں تنخواہ نہیں بڑھاتی۔

جناب! میں آج وہی سوال لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ Grade-1 کے ملازم کی تنخواہ -/9130 روپے ہے، آپ اس کا بجٹ بنا دیں تو میں تقریر نہیں کرتا۔ Grade-2 کے ملازم کی تنخواہ -/9310 روپے ہے، آپ اس کا بجٹ بنا دیں تو میں تقریر نہیں کرتا۔ Grade-3 کے ملازم کی تنخواہ -/9600 روپے ہے، آپ اس کا بجٹ بنا دیں تو میں تقریر نہیں کرتا۔

Grade-10 کے ملازم کی تنخواہ -/12160 روپے ہے، آپ اس کا بجٹ بنا دیں تو میں تقریر نہیں کرتا۔ آپ اگر ان کا بجٹ نہیں بنا سکتے تو پھر ان کی تنخواہ کیوں نہیں بڑھاتے؟ آپ کے پاس ہر چیز کے لیے پیسے ہیں، آپ کے پاس construction کے لیے پیسے ہیں، آپ کے پاس export کے لیے پیسے ہیں، آپ کے پاس rebates کے لیے پیسے ہیں، آپ کے پاس بجلی سستی کرنے کے لیے پیسے ہیں اور آپ کے پاس تمام سرمایہ داروں کے لیے پیسے ہیں۔ ہم آپ کو Grade-22, 21, 20, 19, 18 and 17 کی تنخواہ بڑھانے کی بات نہیں کر رہے، ہم Grade-1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12, 13, 14, 15 and 16 کی تنخواہ بڑھانے کی بات کر رہے ہیں، وہ کیسے زندگی گزاریں گے۔ جناب! اس ملک کی دو کہانیاں ہیں اور اس وجہ سے اس ملک کے دو بجٹ ہیں، اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بجٹ IMF کا ہے اور وہ پیش ہو چکا ہے۔ اس بجٹ میں ہم نے کہا کہ 6573 ارب روپے کی آمدن ہو گی، 4963 ارب روپے کے FBR کے revenues ہوں گے، 7137 ارب روپے کے خرچے ہوں گے، 3437 ارب روپے کا خسارہ ہو گا، یہ تمام باتیں ٹھیک ہیں اور بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ ایک اور بھی بجٹ ہے، میں وہ بجٹ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بجٹ constable سجاد کا ہے، وہ 27 مئی کو چونگی نمبر 26 ترنول پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے مر گیا، اس کی نہ تنخواہ بڑھی اور نہ اس کی pension بڑھی۔ ایک بجٹ 32 سالہ نعمان احمد کا ہے جو کورنگی ٹاؤن کی ایک ہسپتال میں ایک operator تھا اور وہ کورونا وائرس سے مر گیا، اس کی چھ مہینے پہلے شادی ہوئی تھی، اس کی نہ تنخواہ بڑھی اور نہ اس کو بڑھی ہوئی pension ملے گی۔ ایک بجٹ میر گل کا ہے جس کی کھڑی فصل کو بلوچستان میں ٹڈی دل کھا گئی، اس کی پوری فصل کو خاک کر دیا، مرچ، کاٹن اور ہر چیز کو خاک کر دیا، وہ اپنا بجٹ نہیں بنا سکے گا، وہ اپنا گھر نہیں چلا سکے گا۔ ایک بجٹ پیر غائب بلوچستان میں فرنٹیئر کور کے سات جوانوں کا ہے جن کے لیے ہماری دفاعی افواج نے آپ کو کہا کہ ان کی تنخواہیں بڑھا دیں، آپ نے ان کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں۔ سات لوگ شہید ہو گئے، ان کی نہ تنخواہ بڑھی اور نہ ان کی pension بڑھی، ایک بجٹ ان کا بھی ہے۔

جناب! میں آج آپ کے سامنے یہ بجٹ پیش کرنا چاہتا ہوں، میری التماس ہے کہ آپ اور ہمارے سامنے جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، یہ دیوالیہ بجٹ ہے۔ اس وجہ سے دیوالیہ بجٹ ہے کہ آپ کی گاڑی کا driver اپنی بچی کو کالج نہیں بھیج سکے گا۔ یہ بجٹ دیوالیہ اس لیے ہے کہ ہمارے ہاں

جوDSNG camera-men لے کر آتے ہیں، وہ اس بجٹ کے بعد اپنے بچوں کی fee نہیں دے پائیں گے۔ یہ بجٹ دیوالیہ اس وجہ سے ہے کہ میں travel کر رہا تھا تو PIA کے ایک سفید پوش افسر نے مجھے counter پر روک کر کہا کہ آپ میری بات سنیں کہ آپ ہمارے representative ہیں۔اس نے کہا کہ میری اماں میرے باپ کے کپڑے استری کرنا چاہ رہی تھیں تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ آپ کپڑے مجھے دے دیں، میں بازار سے استری کرا کر لاتا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میرا بجلی کا bill 300 units سے کم ہو۔ یہ bill 300 units سے زیادہ ہو گیا تو میں نہیں دے سکوں گا۔اس نے کہا کہ میری اماں کی آنکھوں میں آنسو تھے کہ میں نے تمہیں اس لیے بڑا کیا کہ تم میرا ہاتھ پکڑو گے کہ میں اپنے خاوند اور تمہارے باپ کے کپڑے استری نہ کروں تو یہ بجٹ دیوالیہ ہے۔

جناب! ایک غریب آدمی کو internal sector, external sector and fiscal deficit سے کیا لینا ہے، ایک غریب آدمی کے لیے بجٹ کیا ہے، اس کو نوکری چاہیے اور اس کو قوت خرید چاہیے کہ وہ اپنا گھر چلا سکے۔ نوکری کہاں سے آتی ہے، نوکری ترقی کی شرح سے آتی ہے یا نوکری آپ کے ترقیاتی منصوبوں سے آتی ہے، آپ جو spending اور خرچہ کرتے ہیں، سڑکیں بناتے ہیں، فیکٹریاں لگاتے ہیں، بجلی کے کارخانے لگاتے ہیں تو جس جس جگہ سے سڑک جاتی ہے۔آپ وہاں پر لوگوں کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں کہ خدا کے واسطے آؤ اور یہاں پر نوکری کرو۔ ہم نے 5.8% پر ترقی کی شرح چھوڑی تھی، آپ نے منفی کر دی، پچھلے سال بھی 1.9% تھی اور کورونا آنے سے پہلے بھی 1.9% تھی، اب منفی ہے تو لوگوں کو نوکریاں کیسے ملیں گی۔

جناب! ترقیاتی منصوبے 1 trillion کے تھے جس میں 750 and 700 ارب روپے خرچ ہوئے، آپ ان کو 650 ارب کیا اور 525 and 500 ارب خرچ کئے اور اس سال 600 and 650 ارب رکھے ہیں تو لوگوں کو نوکریاں کہاں سے ملیں گی۔ ہم نے مہنگائی کی شرح 4% پر چھوڑی تھی، آپ 14% پر لے گئے، اب آپ اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں کہ مہنگائی کی شرح 10% سے زیادہ ہو گی، یہ 9.4 or 9.5% ہے تو آپ بتائیں کہ لوگوں کی گھر کیسے چلیں گے۔

جناب! ایک middle class آدمی کو کیا چاہیے، ایک middle class اور تھوڑے پڑھے لکھے آدمی کو کیا چاہیے؟ اس نے ایک ریڑھی لگانی ہے، ایک خراد کی ورکشاپ لگانی ہے، ایک پنکچر کی دکان کھولنے کے لیے تھوڑے سے پیسے چاہییں۔ ایک چھوٹی فیکٹری لگانی ہے، ایک کھیت میں کام کرنا ہے، اس کو بیج کے لیے قرضہ چاہیے، اس کو مشین کے لیے قرضہ چاہیے، اس کو کھاد کے لیے قرضہ چاہیے۔ آپ نے قرضے کی شرح 6% سے بڑھا کر 13% کر دی ہے، آپ نے پوری معیشت کا جنازہ نکال دیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس middle class آدمی کے خواب کیسے پورے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! ہر ماں اور باپ کا ایک ارمان ہوتا ہے کہ اس کے بچے کو تعلیم ملے تاکہ اس کو کہیں نوکری مل سکے۔ آپ نے Federal budget of the higher education کو 91 ارب روپے سے گھٹا کر 81 ارب روپے کر دیا ہے۔ آپ نے ترقیاتی بجٹ کو 36 ارب روپے سے گھٹا کر 29 ارب روپے کر دیا ہے تو ماں باپ کے ارمان کیسے پورے ہوں گے۔ جناب! نہ نوکری ہے، نہ قوت خرید ہے، نہ تعلیم ہے اور نہ کاروبار ہے۔

نہ گل کھلے ہیں نہ تم سے ملے نہ مے پی ہے
عجیب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے میں وزیراعظم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جناب آپ نے یہ کیا کیا؟ آپ تو ہمیں کہتے تھے کہ آپ ہمیں ایک کروڑ نوکریاں دیں گے۔ حفیظ پاشا صاحب روز ٹیلی وژن پر آ کر کہہ رہے ہیں کہ ایک کروڑ دس یا بیس لاکھ نوکریاں چلی جائیں گی۔ آپ نے یہ کیا کیا؟ آپ نے کہا تھا کہ ہم لوگوں کو غربت کی لکیر سے اوپر لے کر جائیں گے۔ حفیظ پاشا صاحب ٹیلی وژن پر آ کر کہتے ہیں کہ پاکستان کے چالیس سے پچاس فیصد لوگ multidimensional poverty کی لکیر سے نیچے گر جائیں گے۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ وفاق کا خرچہ کم کریں گے۔ حفیظ شیخ صاحب نے ایک ایسا بجٹ دیا ہے جو کہ 75-70 سال کی تاریخ میں اس سے بڑا خرچ، اس سے بڑا 7137 ارب روپے expenditure کا پاکستان نے آج تک پیش نہیں کیا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ لوگ اس لیے ٹیکس نہیں دیتے کہ حکمران چور ہیں۔ ہم نے تو 1900 سے ٹیکس پکڑا اور 3850 تک لے گئے۔ آپ پچھلے سال گھٹا کے 3800 پر لے گئے اب آپ 3900 کہہ رہے ہیں وہ بھی پورا نہیں ہو پائے گا۔

آپ نے تو کہا تھا کہ میں روپے کی قیمت کم کر رہا ہوں کیونکہ ہماری export دگنی ہو جائے گی۔ بھائی ہماری export تو گھٹ گئی۔ ہم نے 25 ارب پر چھوڑی اور آپ نے 24.3 ارب پچھلے سال کی اور اس سال 18.3 کا تخمینہ ہے۔

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ circular debt ختم کر دیں گے اور آپ نے ہم پر الزام لگایا کہ ہم 11 یا 12 ارب پر چھوڑ کر گئے۔ آپ نے تو 2000 ارب کر دیا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ state owned enterprises کو ٹھیک کریں گے۔ ہم تو state owned enterprises کا قرضہ 1400 ارب کا چھوڑ کر گئے تھے، یہ آپ 20 ماہ میں 2100 ارب تک کیسے لے گئے؟ آپ نے تو پاکستان کو سنگاپور اور ملائیشیا بنانا تھا۔ چیئرمین صاحب! ذرا پوچھیے گا۔ تو پھر یہ صنعتی ترقی کی شرح منفی 2.4 فیصد کیسے ہو گئی؟ پھر یہ services sector یہ منفی 2.7 فیصد کیسے ہو گیا۔ یہ ملائیشیا اور سنگاپور بنے گا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ میں صوبوں میں local bodies کو empower کروں گا۔ لوگوں کے ہاتھ میں طاقت دوں گا۔ پنجاب کی elected local bodies کو آپ نے dissolve کر دیا اور آج تک نہیں بنائیں۔ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں آپ کی حکومت ہے لیکن وہاں پر local bodies نہیں ہیں۔ بلوچستان میں چیئرمین صاحب آپ زیادہ بہتر جانتے ہیں، ایک سندھ میں غالباً ہے۔ یہ بتائیں کہ یہ کیسی empowerment ہے؟ آپ نے پچھلے سال صوبوں کو 800 ارب روپے کم دیئے، ان کے جو ترقیاتی منصوبے تھے اس پر 40 سے 45 فیصد کم خرچہ ہوا۔ اس کا مطلب اگر 100 اسکول بننے تھے تو 60/65 بنے۔ اگر 100 ہسپتال بننے تھے تو 60/65 بنے۔ اگر 100 roads from farm to market بنی تھیں تو وہ 60/65 بنیں۔ تو باقی کا کیا ہوا؟ یہ ہے ترقی؟

جناب چیئرمین! یہ بہت تاریخی وقت ہے کیونکہ اس وقت پاکستان کی تاریخ میں 65/66/67 سالوں کے بعد پہلی مرتبہ پاکستان کی ترقی کی شرح منفی میں ہو رہی ہے۔ یہ تاریخ ساز وقت ہے کیونکہ پاکستان کا سب سے بڑا خرچے کا بجٹ اس سال پیش کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان کا تاریخ ساز وقت ہے کیونکہ پاکستان کا سب سے بڑا deficit اس سال پیش کیا گیا ہے اور یہ پاکستان کا تاریخ ساز وقت ہے کیونکہ آپ کے سامنے revenue کے اندر 1700 ارب روپے کی shortfall رکھی گئی ہے۔ چیئرمین صاحب! آپ کے ذریعے میری التماس یہ ہے کہ جب great depression

آیا تو ہم تاریخی طور پر اس great depression سے کیسے نکلے۔ ہم public works کے ذریعے نکلے۔ حکومت جو public کے بڑے بڑے منصوبے بناتی ہے ان کے ذریعے نکلے۔ جب کچھ سالوں پہلے 2007-08 میں financial meltdown ہوا تو اس سے کیسے نکلے۔ ہم public spending کے ذریعے نکلے۔ ہم اس میں سے investments کرکے نکلے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے behalf پر حکومت سے التماس کریں کہ ترقیاتی فنڈز کو دگنا کر دیں۔ ہماری یہ التماس ہے کہ آپ شرح سود کو اور گھٹا دیں۔ ہماری آپ سے یہ التماس ہے کہ small and medium sized enterprises and agriculture کے لیے آپ نے جو پیسے مختص کیے ہیں انہیں بڑھا دیں۔ ہماری آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ بینکوں کے ہاتھ پکڑ لیں، جکڑ لیں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جن جگہوں سے deposit لیتے ہیں ان علاقوں میں خرچ کریں۔ وہ ریڑھی والے کو، پنکچر لگانے والے کو، خرادیئے کو قرضہ دیں۔ وہ پیسے کسان کو دیں کیونکہ اس وقت کی ضرورت یہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کے ذریعے وزیراعظم سے التماس ہے کہ یہ جو East India Company جو IMF ہے اس کی بات نہ مانیں۔ میری التماس ہے کہ FATF کے کہنے پر پاکستان کے خیراتی ادارے اور پاکستان کے trusts جو آپ نے بھی خود شوکت خانم کی شکل میں بنایا، ان پر سختی مت کریں۔ Corporations اور فرد کے ہاتھ ٹیکس کے ذریعے سے نہ باندھیں کہ وہ اس طرح کے ادارے نہ بنا سکیں۔ میری التماس ہے کہ آپ LUMS کو کہہ رہے ہیں کہ اسے جو tax exemption دی گئی ہے وہ اب review ہو گی۔ اسے tax exempt رہنے دیں۔ ایسے ادارے روز روز نہیں بنتے۔ آپ IMF and FATF کے غلام نہ بنیں۔ مگر میں چیئرمین صاحب جانتا ہوں کہ وہ یہ بات نہیں مانیں گے کیونکہ وہ کپتان ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں، وہ کرتے ہیں چاہے ملک دیوالیہ ہو جائے۔ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں چاہے چالیس پچاس ہزار لوگ کورونا سے مر جائیں۔ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں چاہے پٹرول پمپوں سے پٹرول چلا جائے۔ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں چاہے روٹی 10/12 روپے کی ہو جائے، نان 15/17 روپے کا ہو جائے۔ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں چاہے ٹڈی دل کے حملے سے سارا پاکستان قبرستان بن جائے، فصلیں تباہ ہو جائیں، لوگ سڑکوں پر آ جائیں، وہ یہ بات نہیں مانیں گے کیونکہ وہ کپتان ہیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ سب کو قید کریں گے، سب کو قید کریں گے۔ چینی مافیا کو قید کریں گے، آٹا مافیا کو قید کریں گے، اسکول مافیا کو قید کریں گے، ہسپتال مافیا کو قید کریں گے، دوائیں بنانے والی کمپنیوں کو قید کریں گے۔ بجلی بنانے والی کمپنیوں کو قید کریں گے، سب کو قید کرنے کے بعد وہ ان کے چند unelected members کے کہنے پر اکیلے یہ معیشت چلائیں گے اور کچھ unelected members چیختے رہیں گے فواد چوہدری صاحب روز ٹیلی وژن پر آ کر اور یہ اپوزیشن یہاں پر روتی رہے گی۔ پاکستان کے غریب لوگ آہ وبکا کریں گے لیکن بات انہی کی مانی جائے گی جو unelected members ہیں کوئی Egypt سے اور کوئی Washington DC سے آیا ہے۔ انہی کی صرف بات مانی جائے گی۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ ہماری بات نہیں مانیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ملک صاحب۔

سینیٹر مصدق مسعود ملک: جناب میں دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: اور دو منٹ ملک صاحب؟ وقت نہیں ہے، باقی ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے، wind-up کریں۔

سینیٹر مصدق مسعود ملک: جناب صرف دو منٹ۔ میں آپ سے بہت کم وقت مانگتا ہوں۔ جناب اگلے سال کیا ہو گا؟ ترقی کی شرح منفی ہو گی۔ کروڑوں لوگ غربت میں گھرے ہوں گے۔ لاکھوں کی نوکریاں جا چکی ہوں گی۔ چالیس پچاس ہزار لوگ مر چکے ہوں گے اور صوبوں میں نفرت ہو گی۔ ہم روز شام کو آئیں گے اور ایک دوسرے کو گالی گلوچ کریں گے۔ میں ہوں پنجاب، نہیں، نہیں، نہیں، میں ہوں جنوبی پنجاب۔ نہیں، نہیں، نہیں، میں ہوں سندھی۔ نہیں، نہیں، نہیں، میں تو کراچی سے ہوں۔ نہیں، نہیں، نہیں، میں تو بلوچ، بلوچ ہوں۔ نہیں بھائی، میں تو پشتون بلوچ ہوں۔ ارے بھائی میں تو ہزارہ ہوں۔ تم کون ہو؟ غدار ہو، کافر ہو، کرپٹ ہو، مافیا ہو، کون ہو؟ جناب چیئرمین! میں پاکستانی ہوں۔ مجھے نوکری چاہیے۔ مجھے اپنی بیٹی کو کالج بھیجنا ہے۔ مجھے اپنے بیٹے کو اسکول بھیجنا ہے۔ مجھے اپنے بوڑھے ماں باپ کو ہسپتال لے کر جانا ہے۔ مجھے آج رات کھانا کھانا ہے۔ مجھے کھانا کھانے دو، مجھے ایک نیا بجٹ بنانے دو۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر سیف صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر بیرسٹر محمد علی خان سیف: جناب والا! میں نے بہت مختصر بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جلدی بتائیں، آپ کے بعد جونیجو صاحب اور پھر حماد صاحب۔

Senator Barrister Muhammad Ali Khan Saif

سینیٹر بیرسٹر محمد علی خان سیف: جناب والا! میں ڈاکٹر مصدق ملک صاحب کی بہت اچھی تقریر کے بعد ایک comment دینا چاہوں گا کہ انہیں اپنے cook کو سمجھانا چاہیے کہ بچوں پر تھوڑا ہولا ہاتھ رکھیں کیونکہ اسی کی وجہ سے پاکستان کے 99% مسائل ہیں، اس سے سارے بجٹ ٹھیک ہو جائیں گے اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ جناب والا! میں نے ایوان میں ایک issue raise کیا تھا اور وہ cigarettes, tobacco products پر Federal Excise Duty کا تھا۔ اس میں international brands کی مختلف companies ہیں یا Benson & Hedges, Gold Leaf etc. میں نے آپ سے درخواست کی تھی اس matter کو seriously لیا جائے اور ان پر FED کو بڑھایا جائے کیونکہ ان international brands نے 10% market share capture کیا ہوا ہے جبکہ 90% local کے پاس ہے لیکن local اور ان کے درمیان FED کی بہت زیادہ irrationalities ہیں، کوئی rationalization نہیں ہے۔ اگر FED بڑھے گی تو اس میں دو باتیں ہوں گی، ایک تو ان کی consumption میں کمی آئے گی اور اس سے جو extra revenue آئے گا، آپ اسے صحت کی مد میں استعمال کریں کیونکہ نوجوان بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں and on top of that سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان tobacco products کی بہت زیادہ smuggling ہو رہی ہے۔ ہر سال سگریٹ کے استعمال سے تقریباً 153000 اموات ہو رہی ہیں تو اس میں بھی کمی آئے گی۔ میں وزیر صاحب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ سینیٹ سے تو recommend ہو گیا ہے، Finance Committee نے بھی کر دیا ہے، وہ بہت strong mafia ہے، یہ نہ ہو کہ وہ پھر اپنے کوئی influences استعمال کر کے آپ سے اپنی مرضی کا کوئی فیصلہ کروالیں۔ جناب والا! Last year Cabinet نے بھی FBR کو کہا تھا کہ ان کے rates بڑھائیں لیکن FBR نے Cabinet کے اس فیصلے کو بھی کسی دراز میں رکھ دیا اور ابھی تک نہیں نکالا۔ Kindly اس پر وزیر صاحب کوئی action لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: عائشہ رضا صاحبہ! جونیجو صاحب سخت ناراض ہو رہے ہیں، وہ اُدھر سے مجھ پر آنکھیں نکال رہے ہیں۔ جی جلدی بتائیں۔

Senator Ayesha Raza Farooq

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: جناب والا! I would just like to add here, on a lighter note سیف بھائی میں آپ سے درخواست کروں گی کہ please یہاں غریب آدمی کا مذاق نہ اڑایا جائے جو cook کی بات کی گئی تھی۔ جب آپ FED کی بات کرتے ہیں، ہمارے ہاں یہ two branded manufacturers ہیں، please you are forgetting جب آپ اس cigarettes کو مہنگا کرتے ہیں، what are you doing actually your people are switching from these brands to the non-taxed brands جو tax بھی نہیں دیتے ہیں، آپ کا minimum tax ان سے کم ہے، آپ کے نوجوان are shifting to these brands counter feed illicit cigarettes ہیں۔ یا تو at the same time Government ان کی روک تھام کرے because if you just keep increasing this gap then all you are doing is کہ حکومت کو جہاں سے tax آتا ہے وہ illicit cigarettes کو convert ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر اسد علی خان جونیجو صاحب۔

Senator Asad Ali Khan Junejo

سینیٹر اسد علی خان جونیجو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے حکومت کو مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے دوسرا بجٹ پیش کیا۔ یقین جانیں ہم نہیں سمجھ رہے تھے کہ یہ حکومت دوسرا بجٹ بھی لا سکے گی۔ حکومت کو جب ایک سال گزرا تو ہم اپوزیشن کے کچھ دوست اکٹھے ہوئے، وہاں discuss ہوا کہ اس وقت عوام کے، غریبوں کے، ہر طبقے کے جو حالات ہیں، اس پر کیا کرنا چاہیے، کوئی agitation کریں، anti-Government کوئی campaign شروع کریں؟ وہاں ہمارے پاس ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ آپ لوگ چپ رہیں، آپ لوگوں کو کچھ نہیں کرنا پڑے گا، ذرا حکومت چلے، اس وقت تک جو نمونہ نظر آ رہا ہے، حکومت کامیابی کی طرف نہیں جا رہی اور ایسے ہی ہوا۔ اس وقت جتنا criticism, جتنی

پریشانیاں، عوام جتنے تکلیف میں ہیں، اپوزیشن تو اسمبلیوں میں آ کر بات کرتی ہے لیکن گلیوں میں جو باتیں ہو رہی ہیں، وہ حکومت والے بھی سن رہے ہیں، being part of the Government انہیں defend کرنا ہے لیکن جتنے پریشان ہم ہیں، جتنے پریشان عوام ہیں اتنے ہی حکومت کے ممبران بھی دل میں، حقیقت میں پریشان ہیں۔ کیا ہوگا؟ یہ قصہ اور کیسے چلے گا؟ ہمیں اس میں کچھ improvement نظر نہیں آ رہی۔ خدارا! آپ حکومت کو اس حالت میں چھوڑیں کہ کل پھر کوئی دوسری پارٹی، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ یا دوسری پارٹی اسے سنبھال سکیں اور ان حالات سے اس ملک کو اٹھا سکیں۔ جناب والا! اس وقت ہر طبقے کے لوگ پریشان ہیں، چاہے وہ زراعت سے وابستہ ہوں، وہ industrialists ہوں، غریب ہوں، دکاندار ہوں، اس وقت سب پریشان ہیں۔ جناب والا! میں بجٹ کے بارے میں کچھ باتیں آپ کو بتاؤں گا کیونکہ آپ کے پاس وقت کم ہے۔

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی، بتائیں۔

سینیٹر اسد علی خان جونیجو: جناب والا! اس وقت pension لینے والے طبقے کو totally ignore کیا گیا۔ ہماری PML (N) کی حکومت نے اپنے دور میں انہیں 15% increase دی، 85 years سے above لوگوں کو 25% increase دی۔ میں recommend کروں گا کہ حکومت کم از کم 10% تو ان لوگوں کو یہ increase اور حق دے جنہوں نے پاکستان کی خدمت کی اور ملک کے لیے کام کیا۔

جناب والا! ساری Opposition کی speeches اپنی جگہ وزن رکھتی ہیں، حکومت کو ان recommendations کو ignore نہیں کرنا چاہیے بلکہ انہیں accept کرنا چاہیے اور انہیں بجٹ میں incorporate کریں کیونکہ وہ بھی آپ کی بہتری کے لیے، پاکستان کی بہتری کے لیے اپنی مشاورت دیتے ہیں۔

جناب والا! میں agriculture sector کے لیے خاص طور پر گزارش کروں گا کیونکہ اس وقت virus کی وجہ سے مشکلات درپیش ہیں۔ It is one of the few organizations کہہ لیں یا one of the few industries کہہ لیں جنہوں نے دن رات کام کیا، انہوں نے virus کے ہوتے ہوئے بھی اپنا کام کیا، غریب اپنا کام کرتے رہے، انہیں

آپ ignore نہ کریں۔ اس وقت ٹڈی دل کا جو حملہ ہو رہا ہے، شاید کل ہم وہ گندم نہ دے سکیں، وہ چاول نہ دے سکیں اگر اسے seriously نہ دیکھا گیا اور اسے control نہ کیا گیا۔

جناب والا! Karachi Circular Railways, ہم نے بھی ایک meeting Karachi میں کی، اسے دیکھا ہے۔ اس وقت یہ کراچی کی آبادی کے لیے بہت ضروری ہے، حکومت اس پر توجہ دے اور KCR کو جتنا جلدی ممکن ہو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اس پر شاید عدالت نے بھی recommend کیا ہے کہ اسے جلدی final کیا جائے۔ میں یہ کہوں گا کہ KCR کی طرف ضرور توجہ دیں۔

جناب والا! please for God's sake CPEC کو ایک طرف نہ پھینکیں۔ ہمیں شروع سے CPEC کی اچھی باتیں نہیں سنائیں دے رہیں، ہم Chinese کو ناراض بھی نہیں کر سکتے اور ہم اپنے پاکستان کو فائدے سے ہٹا بھی نہیں سکتے۔ CPEC بہت اہم ہے، بلوچستان سے لے کر سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے لیے۔

جناب چیئرمین! being Senator from Islamabad جو issue میں سال پہلے ایوان میں لایا تھا اور وہ Tailpipe emissions کا تھا، گاڑیوں سے جو دھواں نکلتا ہے، اس پر control کے بارے میں تھا۔ اس پر میں نے تقریباً one year اچھا کام کیا۔ یہ پہلے کمیٹی میں گیا پھر sub-Committee میں گیا، ہم نے اس پر recommendations بنائیں۔ ہم سینیٹ سے اسے pass کروا لیں گے لیکن قومی اسمبلی میں حکومت کے دوست ہمارے ساتھ on board ہوں تو وہ وہاں سے بھی pass کروائیں گے ورنہ اس کی افادیت نہیں رہے گی۔ اس لیے میں آج بجٹ کی تقریر میں یہ گزارش کروں گا کہ Tailpipe emissions, Ministry of Climate Change سے متعلق ہے اور even I met the Minister *Sahiba* اور انہیں بھی یہ چیز بتائی اور کہا کہ آپ ہی اسے لے کر آئیں کیونکہ اس میں لوگوں کے لیے بہتری ہو گی۔ اگر آج صاف ہوا provide کی گئی ہوتی، اگر اس policy کو آگے کرتے تو virus کے مقابلے میں ہمارے عوام زیادہ healthy ہوتے، وہ اچھا fight کرتے اور probably casualty کا level بھی کم ہوتا۔

جناب والا! Mayor of Islamabad کو ہٹانے کے لیے پچھلے دنوں کچھ باتیں چل رہی تھیں، میں strongly protest کرتا ہوں کہ آپ ایک elected نمائندے کو touch نہ کریں۔ اس وقت اسلام آباد کو آپ توجہ دیں۔آپ اسلام آباد کی گلیاں دیکھیں یہ وہ گلیاں نہیں ہیں جو آج سے 10 یا 20 سال پہلے تھیں۔ وہ کچروں سے بھری ہوئی ہیں۔ ہم واک بھی کرتے ہیں تو بدبوئیں آتی ہیں۔ مہربانی کرکے MCI کی طرف بھی توجہ دیں۔

جناب چیئرمین! اٹھارھویں ترمیم کے حوالے سے بھی مرکزی حکومت نے کچھ باتیں کی ہیں۔ میں اس کے بارے میں کہوں گا کہ کسی صوبے کے خلاف یا ان کی کارکردگی کے خلاف کوئی چیز ہے اور اس کے لیے ترمیم لائی جارہی ہیں تو پھر آیا وہ پنجاب اور KP کے لیے بھی ہے یا صرف وہ سندھ کے لیے ہے۔ اگر مرکزی حکومت سمجھتی ہے کہ وہ جو provincial autonomy ہے یا جو devolution of power ہے وہ اتنا اچھا نہیں ہے تو پھر سارے صوبوں کے لیے آپ یہ ترمیم لائیں اور اس کو discuss کریں۔ Otherwise we will oppose it. ہم اٹھارھویں ترمیم کو ہاتھ نہیں لگانے دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میر شکیل الرحمان صاحب کا جو واقعہ ہوا ہے وہ بڑا افسوسناک ہے۔ میں اس پر بھی protest کرتا ہوں اور ان کو آزاد کیا جائے اور اس قسم کے ہتھکنڈے حکومت استعمال نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میرا آخری point یہ ہے کہ آپ ہی کہ سینیٹ نے مجھے ایک کمیٹی کے اندر رکھا ہے. and that is the Election Rigging Committee ابھی اس کا نام تبدیل کرکے Election Committee 2018 کر دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! ڈیڑھ سال سے اس کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ اس حکومت نے یہ admit کیا۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ نہیں election شفاف ہوئے ہیں اور election میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی تو وہ کمیٹی ہی نہ بنتی۔ یہ پارلیمانی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ سینیٹ کے اندر جب ہم نے رحمان ملک صاحب کے ساتھ Interior Committee میں کام کیا۔ ہم نے اچھا خاصا اس چیز پر progress کیا اور ہمارے پاس ثبوت بھی آگئے کہ ہاں election میں دھاندلی ہوئی ہے۔ اس کمیٹی کا ایک معیار تھا اس سے آگے ہم نہیں بڑھ سکتے۔ میں بھی اس پارلیمانی کمیٹی کا ممبر ہوں۔ جنوری 2019 میں اس کی last meeting ہوئی ہے۔ ڈیڑھ سال سے اس کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہیں بلائی جارہی ہے۔ میں

حکومت سے یہ کہوں گا کہ آپ میٹنگ بلا کر اس پر کوئی فیصلہ تو کریں۔ ہم نے جو ثبوت دینے ہیں ہم وہ آپ کے حوالے کریں گے۔ ہو سکتا ہے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ electionشفاف نہیں ہوئے تھے۔ میں آج آپ کے سامنے اس بات پر ضرور زور دوں گا کہ اس کمیٹی کو فعال کیا جائے اور اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Muhammad Hammad Azhar, Minister for Industries and Production, please.

<u>Concluding statement by Mr. Muhammad Hammad Azhar, Minister for Industries and Production</u>

جناب محمد حماد اظہر (وزیر برائے صنعتیں و پیداوار) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تمام ممبران سینیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے COVID-19 کے ان سخت حالات کے اندر بھی ہاؤس میں آ کر بجٹ پر بحث میں حصہ لیا۔ میں اسی طرح شکریہ ادا کرتا ہوں فنانس کمیٹی کا اور اس کے چیئرمین فاروق نائیک صاحب کا اور اس کمیٹی کے تمام ممبران کا جنہوں نے ہمیشہ کی طرح ایک bipartisan environment کے اندر deliberate کیا اور آج بڑی اچھی تجاویز table کی گئی ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس سخت وقت کے اندر لوگ اگر آج ہماری طرف دیکھ رہے ہیں تو وہ اس Budget Session میں bipartisanship ہی دیکھنا چاہتے تھے۔ عوام دیکھنا چاہتی تھی صرف حکومتی طرف سے نہیں بلکہ اپوزیشن کی طرف سے بھی کیونکہ حکومت تو اپنی بات کرتی ہے لیکن اپوزیشن کا جو کردار ہوتا ہے at time of crisis وہ بھی ان کا character and mental level show کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے بہرحال جب وہاں میری تقریر ہوئی تو پچھلی مرتبہ کی طرح وہی روایتی شور شرابہ تھا۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹریز، منسٹرز اور ہمارا سٹاف بیٹھا ہوتا ہے جو کہ نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان Houses میں سے اس political point scoring کے ماحول کے اندر سے playing to the gallery کے ماحول کے اندر سے کچھ بڑی کوالٹی کی suggestions بھی آتی ہیں اور ہم ان کو بڑی تفصیل کے ساتھ study کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج سینیٹ کی جو recommendations آئی ہیں ان کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ ہم study کریں گے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر جو discussions ہوئیں اور ہمیں جو تمام points communicate کیے گئے۔ ایک دو دن میں بھی یہاں پر شامل رہا اور میں نے بھی witness کیا۔ جو چیدہ چیدہ points ہیں میں بڑے مختصر طریقے سے اسی bipartisan spirit کے اندر address کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے بات ہوئی کہ معیشت کا بڑا برا حال تھا۔ COVID-19 سے پہلے بھی تھا اور اب COVID-19 پر ڈالا جا رہا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ اگر ہم پچھلے 9 مہینے کا اس fiscal year کا data دیکھیں۔ Fiscal year ہر سال جون سے جولائی تک ہوتا ہے۔ جو پہلے 9 ماہ تھے یعنی فروری تک COVID-19 کی آمد سے پہلے تک یعنی لاک ڈاؤن سے پہلے تک اس میں ہمارا current account 73% نیچے گیا یعنی دس ارب ڈالر سے تین ارب ڈالر پر چلا گیا۔ پچھلی حکومت میں یہ تین ارب ڈالر سے ہی بیس ارب ڈالر پر گیا تھا۔ ہم اس کو تقریباً اس سطح پر واپس لے آئے ہیں۔ ہمارا تجارتی خسارہ 31% کم ہوا۔ اس میں ہماری imports بھی کم ہوئیں خاص طور پر جو غیر ضروری تھیں لیکن exports میں volume growth 20% ملا اور فروری کے مہینے میں ہمیں dollar terms میں بھی growth 14% نظر آ رہی تھی۔ ہمارا fiscal deficit, ایک ہمارا external deficit ہوتا ہے اور ایک اندرونی جسے fiscal deficit کہتے ہیں۔ وہ 5% سے 3.8% پر آ گیا اور اس کا بھی اگر further breakdown کریں تو primary surplus دس سال کے بعد ہمارا 0.4% positive میں چلا گیا۔ FBR کے revenue 17% سے grow کر رہے تھے اور ہم confident تھے کہ ہم 4800 ارب کا موجودہ fiscal year میں target achieve کر جائیں گے اور جو اس میں سب سے اچھی بات تھی کہ ہمارے یہ revenue import پر grow نہیں کر رہے تھے۔ پہلے 9 ماہ میں جو growth 27% آئی وہ domestic revenues میں تھی۔ So, it was laid by domestic revenue collection. ایسے نہیں کہ import stage پر taxes تھوپے جاتے ہیں۔ Non-tax revenue 1160 ارب کے قریب target تھا اور 134% اضافے کے ساتھ 1600 ارب achieve کیا گیا۔ Foreign Direct Investment (FDI) تقریباً دوگنی ہوئی۔ ایک

ارب ڈالر سے دو ارب ڈالر پر چلی گئی۔ اس کے علاوہ ہم نے FBR کے جو refunds دیے وہ ہم نے پچھلے سال کی نسبت 125% زیادہ دیے ہیں۔ ہم نے اس fiscal year میں 250 ارب کے refunds دیے ہیں۔ پچھلے سال 113 ارب تھے۔ DLTL کے claim دس سال پرانے تھے اور جو پچھلی حکومتوں نے exporters کو pay نہیں کیے تھے۔ Adviser to Prime Minister on Commerce یہاں پر موجود ہیں۔ انہوں نے وہ 35 ارب کے claims میں سے اکثریت کو clear کر دیا۔ Ease of doing business index, جس میں پاکستان 2013 سے 2018 تک 28 points کے قریب loss کر چکا تھا ہم نے وہ gain کیا۔ شاید 28 points سے بھی زیادہ loss کیے تھے۔ ایک سال کے اندر ہم 136 سے 108 پر آ گئے۔ میں خود FATF کی سربراہی کرتا ہوں اور میں نے کبھی اس پر point scoring نہیں کی اور نہ میں نے کوئی بیان دیا ہے کہ کس طرح پچھلی حکومت نے اس کو mishandle کیا جس کی وجہ سے ہم grey list میں گئے۔ میں نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ میں کرنا چاہتا ہوں لیکن ان کے 27 میں سے 14 نکات ہم نے پورے کیے ہیں اور majority of action plan کو ہم نے پورا کیا۔

جناب چیئرمین! اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں جو میں آپ کو بتا سکتا ہوں لیکن میں اپنی تقریر کو لمبا نہیں کرنا چاہتا۔ ہم پر کورونا کی آفت آئی ہے۔ ہمارے اوپر کیا پوری دنیا کے اوپر آئی ہے۔ آج تقریباً 200 کے قریب ممالک یعنی جو جزیرے ہیں وہ بھی اس کے زد میں آئے ہیں۔ اس سے ہماری معیشت کو نقصان پہنچا۔ نقصان کا تخمینہ developing situation ہے۔ ابھی بھی معاملہ چل رہا ہے اور نقصان کا جو تخمینہ لگایا جا رہا ہے وہ regularly update ہوتا ہے لیکن ہمارے خیال میں اس سے GDP کی growth کی شرح جو positive تھی وہ منفی 0.4% پر جائے گی۔ Overall جو دنیا میں اس وقت GDP کی contraction ہوئی ہے وہ 6% ہے۔ یہ بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ باقی دنیا میں اس کے اثرات کافی گنا زیادہ ہیں اس کی نسبت جو پاکستان میں معیشت پر ہوئے ہیں لیکن بہر حال پاکستان میں معیشت کو دھچکا لگا ہے۔ Budget deficit جو ہمارا اس سال 7% پر close ہونا تھا وہ 9% پر close ہوگا۔ FBR کے revenues جو میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم confident تھے کہ ہم 17% grow کر رہے تھے اور 27%

target 4800ارب کا ہم domestic revenues grow کر رہے تھے۔ meet کرنے والے تھے اس میں ہمیں collection میں 900ارب کا نقصان ہوا۔ Export جو 20% volume growth اور فروری کے مہینے میں ہمیں 14% dollar growth نظر آنی شروع ہو گئی اور ہمیں لگ رہا تھا کہ یہ dollar growth بھی take up کر رہی ہے۔ اس میں کمی آئی ہے اور remittances میں کچھ کمی آئی جس کی وجہ سے ہمیں نقصان پہنچا۔

جناب چیئرمین! اس ساری صورت حال سے نمٹنے کے لیے بہت ضروری تھا کہ بروقت فیصلے کیے جاتے اور ہم نے ایک Economic Stimulus Package کا اعلان کیا۔ اس Economic Stimulus Package کے ذریعے ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ Health devolved subject ہے یا نہیں ہے۔ ہم نے ایک Leadership کا role اپنایا اور ایک expensive package دیا جس کے اندر Health, Crisis Management, Fiscal Support, Monitory Support تمام صوبوں کے اندر کراچی سے لے کر خیبر تک اس relief کے اچھے اثرات پہنچے۔ 75ارب روپے PPEs کے لئے مختص کئے گئے، پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ PPEs کا بڑا شور ہوتا تھا اب آپ شور کچھ کم سنیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے bulk purchases کیں ، ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ بیٹھ کر لوکل پیداواری capacity بھی بنائی۔ آج الحمدللہ PPEs پاکستان میں نہ صرف بن رہے ہیں بلکہ ایکسپورٹ بھی ہو رہے ہیں اور کوالٹی ایکسپورٹ ہو رہی ہے۔ ہم نے پچھتّر ارب روپے اس کے لئے رکھے اور وفاق نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے جو صوبوں کے اندر ہسپتال ہیں ان کو directly پہنچائیں گے کیونکہ ہم جب صوبوں کو دے رہے تھے تو وہ آگے جا ہی نہیں رہے تھے کسی صوبے میں، پھر بھی شکایت آتی تھی۔ ہم data دکھاتے تھے کہ اتنے لاکھ دے دیئے ہیں پھر بھی آگے ہسپتالوں میں available نہیں ہوتے تھے۔ وفاق نے directly پہنچانا شروع کئے۔

جناب! دنیا یا شاید پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا cash stipend programme, ایک کروڑ ساٹھ لاکھ خاندانوں کو بارہ ہزار روپے کی امداد پہنچانے کے لئے ڈیڑھ سو ارب روپے مختص کیے گئے اور اکثریت کو امداد پہنچ بھی چکی ہے۔ 35لاکھ چھوٹے کاروبار، ان کے

تین مہینے کے بل defer نہیں کیے گئے بلکہ ادا کیے گئے، تیس سے پینتیس لاکھ کے درمیان، اس کے لئے پچاس ارب مختص کئے گئے۔ ایسی کوئی چیز ابھی ہمارے ہمسایہ ممالک میں نہیں ہوئی جس کا میں ابھی ذکر کر رہا ہوں۔ یہ cash stipends یا بجلی کے بلوں کو pay off کر دینا SMEs کے لئے ایسا کچھ نہیں ہے۔

سوارب روپے کے bills on domestic sides defer کیے گئے، سوارب روپے ایمرجنسی فنڈ کے لئے رکھے گئے۔ Record wheat procurement کی گئی کیونکہ ایسی pandemic میں، ایسی وبا میں اپنی خوراک اور غذا کا جو خطرہ ہوتا ہے فوڈ سیکیورٹی اولین ترجیح رکھتا ہے، اس لئے پنجاب نے record procurement کی اور اس کے لئے 280ارب روپے مختص کیے گئے۔ پچاس ارب روپے agriculture subsidy کے لئے علیحدہ مختص کیے گئے ہیں۔ یہ سارا کچھ کرنے کے بعد ہم نے lockdown کے اندر مرحلہ وار آسانی لانے کی کوشش کی اور اس میں پہلے ہم نے essential industry کو کھولا، کھانے پینے کی اشیاء، اس کے بعد دوائیاں بنانے والوں کی اشیاء اس کے بعد construction کا پہلا phase پھر construction کا دوسرا phase, پھر چھوٹی مارکیٹس اور پھر بڑی مارکیٹس اور یہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مغربی دنیا کی جو theories ہیں اور یہ جو وہ سارا کچھ کر رہے ہیں، ان کے صحت کے بجٹ وہ ہمارے پورے ملک کے بجٹ سے زیادہ ہوتے ہیں۔ امریکہ کی ایک ایک ریاست کا صحت کا بجٹ وہ شاید ہمارے پورے بجٹ جتنا ہوتا ہے۔ ان کے ہاں جس تعداد میں وسائل کا بہاؤ ہوتا ہے وہ ہمارے ہاں نہیں ہوتا۔ ان کے اپنے لوگوں کی savings ہوتی ہیں وہ لاک ڈاؤن کو مہینوں تک sustain کر سکتے ہیں لیکن ہمارے لوگ نہیں کر سکتے۔ میرے اور آپ کے kitchen میں تو شاید دانے پورے ہوں گے اور ہم lockdown کا چرچا بڑی دلیری سے کر سکتے ہیں ایک شخص جس کا ذکر میرے سے پہلے چند سینیٹرز نے کیا، ان کے بجٹ کے بارے میں بتایا، اس کے بجٹ میں یہ بھی تو دیکھیں کہ lockdown کا کیا اثر پڑتا ہے تو پھر آپ کو نظر آئے گا کہ پاکستان میں poverty صرف پیسے کی آمد و رفت یا اس کی کمی و بیشی نہیں ہے بلکہ وہ زندگی اور موت کا تعین بھی کر سکتی ہے اگر صحیح اور درست فیصلے نہ کیے جائیں۔ اس لیے لوگوں کی آمدنی کے خلا کو دیکھتے ہوئے اور روزگار کو جاری رکھنے کے لیے lockdown میں modifications کیں۔

جناب والا! اس صورت حال میں بجٹ کا وقت آیا اور ہمارے لیے یہ بہت مشکل بجٹ تھا کہ ایک طرف fiscal expenditures ہیں، آپ نے بارہ سو ارب روپے کا package announce کیا ہوا ہے اور ہو سکتا ہے کہ آپ کو دوبارہ ایسا کوئی package سامنے لانا پڑے اگر اس وبا کے اثرات جلدی ختم نہیں ہوتے۔ دوسری طرف آپ نے اپنے وسائل بھی دیکھنے ہیں، خواہشات تو لاتعداد ہوتی ہیں، ہر آدمی چاہتا ہے کہ میں zero tax ادا کروں، ہر آدمی چاہتا کہ میری تنخواہ میں اضافہ ہو بلکہ income میں multiplication بھی ہو، یہ ایک فطری عمل ہے لیکن ہم نے پھر ان خواہشات کو اپنے وسائل کے ساتھ equate کرنا ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں حکومتِ پاکستان ایک ایسا بجٹ لائی جس میں کوئی نیا tax نہیں لگایا گیا بلکہ بہت سارے taxes کو ختم کیا گیا۔ ہم نے اپنے raw material پر سولہ سو کے قریب customs duties کو ختم کیا تاکہ صنعت اور industry competitive ہو، قیمتیں کم ہوں، سولہ سو tariff lines پر جس کا مطلب ہے کہ ہزاروں products پر customs duties ختم کیں۔ دس سے زیادہ withholding taxes ختم کیے، machinery پر withholding taxes لگے ہوئے تھے، دوسری چیزوں پر withholding taxes لگے ہوئے تھے۔ اس ساری صورت حال میں آپ نے اپنے PSDP کو بھی secure کرنا تھا، اگر پچھلے سال 550 ارب روپے کا expenditure تھا تو ہم نے اس سال کے لیے 661 ارب روپے allocate کیے۔

ہم نے health budget کو تقریباً دگنا کر دیا، ماضی میں وفاق جتنا خرچ کرتا تھا، ہم اسے تقریباً ستائیس سے تیس ارب روپے پر لے گئے اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہم صوبوں کے ساتھ پچاس ارب روپے کے منصوبے matching grants basis پر کریں گے۔ اس میں HEC کے budget کو بھی بڑھایا۔ Minister for Planning نے قومی اسمبلی میں اپنی تقریر میں یہ واضح کیا کہ budget allocation لکھ دینا کہ ہم پچاس ارب روپے خرچ کریں گے، آپ دس ارب روپے خرچ کریں، وہ بات تو نہیں بنتی، HEC کا running year میں جو actual development expenditure ہوا وہ highest ever ہے اور ہم نے اس کو اگلے سال کے لیے مزید بڑھایا ہے۔

جناب والا! میں یہاں یہ بھی گزارش کروں کیونکہ یہ House of the Federation ہے، ہم یہاں چاروں صوبوں کی اکائیاں برابر نمائندگی attain کرتے ہیں۔ بلوچستان کا صوبہ سب سے زیادہ محرومیاں کا شکار رہا ہے، اس سال کے PSDP میں اس کا share سب سے زیادہ رکھا ہے اور تھوڑے سے فرق کے ساتھ جو صوبہ دوسرے نمبر پر آتا ہے، allocation میں اس کا share سب سے زیادہ ہے، وہ سندھ ہے۔ اسی طرح اگر آپ احساس پروگرام کے beneficiaries کو آبادی کے تناظر سے دیکھیں کہ صوبہ سندھ کی population کا تناظر کتنا ہے۔ اس کے احساس beneficiaries کتنے ہیں وہ بھی آپ کو سب سے زیادہ نظر آئیں گے۔ یہاں پر NFC پر بہت باتیں ہوئیں۔ میں یہاں پر صوبوں کے وسائل کی تقسیم کی بات کر رہا ہوں۔ سیاسی نعرہ لگانے کے لیے تو یہ بات ٹھیک ہے میں bi-partisan اور open طریقے سے کہہ رہا ہوں۔ کوئی وفاقی حکومت کے پاس ایسا mechanism موجود نہیں ہے کہ اگر کوئی حکومت خدانخواستہ کسی کے فنڈز روکنا چاہے بھی تو وہ نہیں روک سکتی۔ میرے پاس NFC کے تمام numbers موجود ہیں۔ 565 ارب روپے مئی کے اختتام تک سندھ کو already transfer ہو چکے تھے۔ بلوچستان کو جو NFC کے ذریعے transfer ہوتے ہیں وہ estimates کے اوپر ہوتے ہیں۔ ان کو 5500 ارب کے حساب سے ہی 88 ارب روپے زیادہ گئے ہیں۔ یہ حقائق ہیں اور point scoring ہوتی ہے اور مجھے لگتا ہے آئندہ بھی ہوتی رہیں گے لیکن جو حقائق اور data ہے وہ یہ ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے جو وسائل ہیں، ہمارے سامنے جو وبا ہے اور اس کا جو ہماری معیشت پر جو اثرات آئے ہیں، موجودہ صورت حال کے اندر ایک tax free بجٹ لے کر آنا، development budget کو secure کرنا، تعلیم اور صحت کے بجٹ کو multiply کرنا، وفاق کا ان چیزوں میں lead لینا جو وفاق کی ذمہ داریاں نہیں ہیں۔ مثلاً تعلیم ہے، صحت ہے، زراعت ہے اور بہت سے ہسپتال جو صوبوں کے تھے وہ ہمارے نہ چاہتے ہوئے اس سال وفاق کو transfer کر دیئے گئے۔ ہم نے اس کے لیے بھی پیسے رکھے ہیں یہ سب کچھ بھی وفاق کر رہی ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو دوسرے ممالک میں یا اپنے ہمسایہ ملک میں، ابھی نیویارک ٹائم میں آج یا کل آیا ہے کہ انڈیا نے جس طریقے سے اس crisis کو handle کیا ہے اس پر ایک آرٹیکل

چھپا ہے اگر آپ اس کو پڑھیں تو آپ کو پتا لگے کہ پاکستان الحمدللہ ایک حکمت کے ساتھ اس معاملے کو لے کر آگے ہے۔ اس سے ہم نے کچھ نہ کچھ نقصانات کو minimise کیا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ معاملہ ابھی ختم ہو گیا ہے، یہ چل رہا ہے، کیسز بھی بڑھ رہے ہیں، یہ وبا پھیل بھی رہی ہے لیکن اس صورت حال میں ایک stimulus package بروقت لے کر آئے ہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے، ہم ٹیکس فری بجٹ لے کر آئے۔ ہم نے فیصلہ سازی کے اندر وقت ضائع نہیں کیا اور ہم نے کوشش کی اور NCOC کا ادارہ فوری طور پر کھڑا کیا گیا جہاں پر تمام صوبوں کا buy in موجود ہے۔ جہاں پر تمام صوبوں کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر فیصلہ سازی بھی کی جاتی ہے اور coordination بھی کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہی leadership کا تقاضا تھا اور اسی leadership کے تقاضے کو وزیراعظم عمران خان صاحب نے پورا کیا ہے۔ وبا بہت بڑی ہے، بہت بڑے بڑے ممالک بھی اس کو tackle کر رہے ہیں، جن کے ہم سے بہت زیادہ وسائل ہیں وہ بھی challenges کا شکار ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور یہ وبا اپنا زور توڑے اور حکومت پاکستان نے اپنی پوری کوشش کی ہے۔، میں امید کرتا ہوں کہ بجٹ تقریر کے اندر اپنے معزز ممبران نے reflect کئے تھے وہ میں نے address کئے تھے کل ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی winding up speech قومی اسمبلی میں کروں گا اور جو points رہ گئے ہیں میں ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا وہاں پر اس کو address کروں۔ بہت شکریہ۔

Motion under Rule 263 for dispensation of rules

جناب چیئرمین: جی سینیٹر مشتاق صاحب، please motion move کریں۔

Senator Mushtaq Ahmed: I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of Rule 25, 29, 30, 132 and 133 of the said Rule be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution regarding writing of *Khatim-un-Nabieen* with the name of Holy Prophet Muhammad (S.A.W.S) in the educational syllabus and official documents.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the

Senate, 2012, the requirements of Rule 25, 29, 30, 132 and 133 of the said Rule be dispensed with to enable the House to pass a resolution regarding writing of *Khatim-un-Nabieen* with the name of Holy Prophet Muhammad (S.A.W.S) in the educational syllabus and official documents.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Please move the resolution.

Resolution moved by Senator Mushtaq Ahmed regarding writing of *Khatim-un-Nabieen* with the name of Holy Prophet Muhammad (S.A.W.S) in the educational syllabus and official documents

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد قائد ایوان، بیرسٹر سینیٹر جاوید عباسی صاحب، پروفیسر ساجد میر صاحب اور باقی سینیٹر حضرات کی تعاون سے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: پورے ایوان کی طرف سے۔

سینیٹر مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر جہاں ایمان لانا جزو ایمان ہے وہیں رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے ساتھ آپ ﷺ کو خاتم النبین ماننا اور اس پر ایمان رکھنا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے جس پر کوئی بھی شبہ نہیں، اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے نصوص اس چیز پر واضح ہے۔ اور اسی پر اصحاب رسول ﷺ سے لے کر آج تک امت کا اجماع بالکل غیر متزلزل قائم و دائم ہے۔ آئین پاکستان میں اس عقیدے کی واضح تعریف موجود ہے اور اس عقیدے میں زرہ برابر بھی شک اور تعبیر کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان ان آیات کریمہ کے ساتھ فرمایا ہے۔ سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) ترجمہ: مسلمانو! محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔

یہ آیت کریمہ عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا نہ صرف واضح طور پر اعلان کرتی ہے بلکہ اس چیز کی طرف بھی رہنمائی فرماتی ہے کہ رسول ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ خاتم النبیین کا اپنے تمام اوصاف کے ساتھ استعمال عین اسی طرح مسلم ہے جیسے اس عقیدے پر ایمان رکھنا۔ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، جہاں موجودہ دور میں اسلام اور اسلامی عقائد کو ہر جگہ پر نقصان پہنچانے کی مسلسل کوششیں ہو رہی ہیں، وہیں پر عقیدہ ختم نبوت ﷺ کو بھی استعماری طاقتوں اور ان کے گماشتوں نے تختہ مشق بنایا ہوا ہے۔

اس تناظر میں سینیٹ کا یہ معزز ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان جہاں کہیں بھی تعلیمی نصاب اور سرکاری سطح پر رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک آئے، وہاں خاتم النبیین لکھا اور پڑھا جائے۔

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the resolution is passed unanimously. Thank you. Senator Javed Abbasi Sahib.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے مشتاق صاحب کو بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں بھی اس میں mover تھا، پروفیسر ساجد میر صاحب تھے۔ انہوں نے بہت اہم وقت پر یہ resolution move کیا ہے۔ میں پورے ایوان کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ جناب! آپ کی بھی مہربانی چونکہ آج Private Members' Day نہیں تھا، اس کے باوجود بھی آپ نے rules suspend کر کے اس قرارداد کو move کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب چیئرمین! دو اہم issues ہیں جو کہ میں آپ کی نظر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دونوں کے لیے adjournment motions دی تھی، شاید آج یا کل House prorogue ہو جائے، پھر اگلے اجلاس تک کافی وقت لگے گا۔ میں درخواست کروں گا کہ یہ دو points آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

Point of public importance raised by Senator Muhammad Javed Abbasi regarding provision of financial support from the Government to private educational institutions

سینیٹر محمد جاوید عباسی: اگر ممکن ہوسکے دونوں کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ پاکستان کے لوگ اس وقت جو مسائل میں گھرے ہوئے ہیں، ان کی بہتری آسکے۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے کہ جب سے کورونا شروع ہوا ہے، یہ ایک ایسی وبا ہے کہ اس میں نہ حکومت کا قصور ہے اور نہ پاکستان کا بلکہ پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے۔ حکومت وقت نے اس وقت فیصلہ کیا تھا کہ ہم ڈھائی مہینے سکولوں کو بند کریں گے۔ یہ فیصلہ بالکل بروقت بھی تھا اور ٹھیک بھی تھا، ابھی تک تمام سکول بند ہیں۔ پاکستان میں کورونا تیزی سے پھیل رہا ہے، ہم یہ بتا نہیں سکتے کہ کتنے عرصے تک کورونا اسی طرح رہے گا۔ چونکہ social distancing کی وجہ سے ضروری تھا کہ سکولوں کو بند رکھا جائے، اگلے کچھ ماہ بھی شاید بند رکھیں گے۔ اس میں دو باتیں بہت اہم ہیں۔ پرائیویٹ سکول جو اسلام آباد میں ہیں یا باقی پاکستان میں ہیں، میں زیادہ focus اس پر کروں گا باقی تو صوبوں کا معاملہ ہے، اس میں بھی میں ایک رائے دوں گا۔ یہ پاکستان میں بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ ریاست کی ذمہ داری تھی، آئین میں ریاست پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر بچے کو اچھی اور بہتر تعلیم دے، شاید ساری حکومتیں یہ نہ کر سکیں اور نہ وہ ماحول دے سکیں، نہ وہ سکول بنا سکیں اور نہ وہ standard set کر سکیں جو پرائیویٹ سکولوں نے کیا ہوا ہے۔ ان میں بہت سارے ایسے سکول ہیں جن کے لیے مشکلات ہیں کہ جب سے ان کے سکول بند ہوئے ہیں، بچوں نے ان کو فیس دینا بند کیا ہوا ہے۔ بچوں کے لیے ممکن بھی نہیں ہے چونکہ سکول بند ہیں اور والدین فیس نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے بڑی تعداد میں staff رکھا ہوا ہے، بہت ضروری تھا کہ وہ ان کو تنخواہیں دیں اور وہ مسلسل ان کو تنخواہیں دے رہے ہیں۔ اس اثنا میں ان کی private buildings ہیں، کرایے کی buildings ہیں، سکول بند ہیں، بچے فیس نہیں دے رہے ہیں۔ جن سکولوں کے بچے فیس دے رہے ہیں، میں ان کی بات نہیں کر رہا، بڑے سکول جیسا کہ Forbe's School, Beacon House and City School ہے، انہوں نے اپنے بچوں کو exemption نہیں دی، ان سکولوں کے بچے ابھی بھی فیس دے رہے ہیں لیکن

جو نہیں دے رہے ہیں، چھوٹے سکول ہیں، حکومت سے ہماری request ہے کہ مہربانی کرکے ان کو بھی اس معاملے میں اگر آپ احساس پروگرام میں شامل کر سکتے ہیں تاکہ وہ اپنے Teachers کی تنخواہیں دے سکیں، ان کے بجلی اور گیس کے بلوں میں اگر آپ کمی کر سکتے ہیں۔ یہ معاملہ بہت ضروری ہے۔

جناب! آپ کو معلوم ہے کہ سندھ حکومت نے ایک Ordinance جاری کیا تھا لیکن باقی صوبوں کو بھی چاہیے کہ وہ کریں۔ میری درخواست ہوگی کہ یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وزیر تعلیم صوبائی وزراء کو بھی بلالیں۔ یہ House of the Federation ہے، یہاں سے یہ آواز جائے کہ ان کے پاس funds موجود ہوتے ہیں، Elementary Schools Foundation کے پاس بڑا فنڈ ہے، Private Schools Association کے پاس بڑا فنڈ ہے۔ حکومت اگر Centre سے ان کی کوئی مدد کر سکے تو ان کی ضرور مدد کرنی چاہیے۔ اس کے لیے جو بہت ضروری ہے خیبر پختونخوا کا، علی محمد خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمیں بھی سنیں، وہاں بھی سکول بہت بڑی تعداد میں ہیں، ان کے لیے اب دو حل رہ گئے، اگر یہ نہ ہوں تو سکول بند کرنے پڑیں گے، وہ کرایہ دے نہیں سکتے، اتنے بڑے اساتذہ کو تنخواہ دینا ممکن نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت ان کی مدد کریں تاکہ کم از کم ان کے bills, تنخواہوں کا بندوبست کریں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب، یہ تجاویز وفاقی وزیر تعلیم کو بھیج دیں۔ جی

Point of public importance raised by Senator Muhammad Javed Abbasi regarding relief package for businesses especially Hotels and Resturants

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! دوسرا، میں نے آپ سے درخواست بھی کی تھی، adjournment motion بھی لایا تھا، ہم نے اس معاملے کو discuss کیا تھا۔ یہ معاملہ ہماری Standing Committee on Interior کے پاس آتا تھا، قائمہ کمیٹی برائے داخلہ نے میٹنگ میں اس میں observation دی تھی، ہم نے کہا تھا کہ اسلام آباد میں بے شمار تاجر، موجودہ قائد ایوان اس وقت قائد ایوان نہیں تھے، وہ بھی اس وقت اس میٹنگ میں موجود تھے، ہم نے request کی تھی کہ اسلام آباد کے تاجر، اگر دوسرے صوبوں میں بھی کر سکتے ہیں تو مہربانی

کرکے، انہوں نے اپنا کاروبار بند کیا ہے، ان کو make sure کریں کہ ان کے ساتھ جتنے بھی لوگ کام کرتے تھے، اگر کسی کے دس تھے، بیس تھے، تیس تھے، پچاس تھے، جتنے مہینوں سے کاروبار بند ہے یا اگلے کچھ مہینے بند رہے گا مثلاً Restaurants, Hotels ابھی تک بند ہیں، وہ ہر صورت میں ان کو تنخواہ دیں کیونکہ تنخواہ دینے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ مہربانی کریں کہ ان کے لیے پچاس فیصد، جو وہ rent دیتے ہیں، ان کا rent 50% یا ان کے سوئی گیس اور بجلی کے bills حکومت برداشت کرے تاکہ وہ اپنے ملازمین کو تنخواہ دے سکیں۔

جناب چیئرمین! آج SOPs کے تحت باقی کاروبار کھول دیے گئے ہیں، ہمارے علاقے میں Restaurants کھول دیے گئے، وہاں delivery شروع ہے لیکن ہوٹلوں کو پوری طرح بند کیا گیا ہے۔ اگر آپ زیادہ عرصہ بند رکھیں گے تو وہ اپنے ملازمین کو کس طرح تنخواہ دیں گے؟ مہربانی کر کے کہ ان کے لیے ایک package announce کریں، Hotels, Restaurants کے لیے اور جو اسلام آباد کے باقی businessmen ہیں، اگر ان کا rent 50% کر دیا جائے، جو business کے مالک ہیں، میں residential کی بات نہیں کرتا، میں ان کی بھی بات نہیں کرتا جو گھروں میں ہیں، میں صرف commercial activities کی بات اس لیے کر رہا ہوں تاکہ وہ اپنے ملازمین کی تنخواہیں دے سکیں، وہ rent 50% دے سکیں، سوئی گیس اور بجلی کے bills معاف کیے جا سکیں یا باقی جتنے بھی taxes ہیں، تاکہ ان کے ملازمین suffer نہ کریں ورنہ ہر Restaurant, Hotel میں اتنے ملازمین ہیں، اگر انہوں نے ان لوگوں کو فارغ کر دیا، ریاست یہ ذمہ داری اٹھا نہیں سکتی، لوگوں کا بڑا معاشی قتل ہوگا، ہم بجٹ میں غریبوں اور مزدوروں کے لیے کچھ کر نہیں سکے۔ جناب چیئرمین! مہربانی کرکے آپ خود اس کمیٹی کو کہیں، ویسے تو قائمہ کمیٹی برائے داخلہ نے recommendation دی تھی لیکن چونکہ آج رپورٹ ایوان میں آ نہیں سکتی، میرا نہیں خیال کہ ملک صاحب لا سکیں گے، House adjourn ہو جائے گا تو مہربانی کر کے اس کمیٹی کو کہیں کہ اس کی جو recommendation ہے، وہ adopt کرکے متعلقہ اداروں کو کہیں، حکومت کو کہیں کہ جو ممکن ہو سکے، یہاں وزیر صاحب بیٹھے ہیں، میری ان سے بھی درخواست ہوگی کہ جو ممکن ہو سکے وہ ضرور کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر فدا محمد۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! مسئلہ اس طرح تھا، میں تو سوچ رہا تھا کہ حماد اظہر صاحب بیٹھے ہوں گے کیونکہ اہم issue ہے۔ لیکن اب جو مناسب سمجھتے ہیں اس بارے میں کچھ recommendations ہیں۔ فاٹا اور پاٹا، مالاکنڈ ڈویژن دونوں کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو سینیٹر صاحب! recommendations کمیٹی نے دے بھی دیں، adopt ہو گئی ہیں، ہاؤس سے چلی گئی ہیں۔ اب آپ لیٹ ہیں، اب نیشنل اسمبلی میں کسی ممبر کو دیں۔ علی محمد خان صاحب کو دے دیں وہاں لے جائیں گے۔

سینیٹر فدا محمد: جناب والا! میں اسی لیے بات کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس پر تھوڑی نظرثانی کر لیں۔

جناب چیئرمین: وہ اس طرح لے نہیں سکتے تھے۔

Point of public importance raised by Senator Fida Muhammad regarding issues of FED in the merged districts

سینیٹر فدا محمد: اس بجٹ میں فاٹا اور پاٹا انڈسٹری کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی اور اس وقت تقریباً اسی ہزار ملازم بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ان کی زندگی کا سوال ہے۔ فاٹا اور پاٹا میں تقریباً units 62 ہیں، ابھی 90% بند پڑے ہیں۔ اس حوالے سے ہم دو چار دن سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن نہیں ہو سکی۔ میری ہاؤس سے درخواست ہے کہ اس چیز کو مد نظر رکھ کر، اس ہاؤس میں 2018 میں جب merger ہو رہی تھی تو اس ہاؤس میں ایک متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ 1947 میں جو پوزیشن تھی وہ جولائی 2023 تک اسی طرح رہے گی لیکن بدقسمتی سے نگران حکومت میں ایک issue SRO 1212 and 1213 ہوا۔ کچھ دنوں بعد اس SRO میں amendment کی گئی اور وہاں پر FED لگائی گئی۔ اس FED کی وجہ سے وہاں پر فاٹا اور پاٹا دونوں میں اس وقت کافی مشکلات ہیں، انڈسٹری بند ہو رہی ہے۔ ابھی فاٹا اور پاٹا کے تقریباً 23, 24 نیشنل اسمبلی کے ممبران بنتے ہیں۔ اس میں units 62 کیا ہیں۔ گجرانوالہ کی ایک گلی کے برابر نہیں ہے، فیصل آباد کی ایک گلی کے برابر نہیں ہے، کراچی کی ایک گلی کے برابر نہیں ہیں۔ فاٹا اور پاٹا پہلے سے سیلاب، دہشت گردی اور کئی قسم کی مشکلات کا شکار ہیں۔ وہاں پر لوگ بہت مجبور ہیں، اگر FED بھی وہاں پر لگ جائے تو میرے خیال میں 100% انڈسٹری بند ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: یہ لگ نہیں سکتی۔

سینیٹر فدا محمد: انڈسٹری بند ہے۔ اس سے پہلے بجٹ میں انہوں نے import پر 5% انکم ٹیکس لگایا گیا تھا باقی settled area کے لیے دو فیصد کر دیا۔ وہ 5% وہاں پر exempt تھا وہ لوگ کیسے وہاں پر بزنس کریں گے۔ جب وہاں پر 5% exempt ہو رہا تھا، ابھی دو فیصد کر دیا۔ یہ بھی ہمارے بھائی ہیں ان کو بھی مراعات ملیں لیکن اس پورے بجٹ میں، میں کہنا نہیں چاہتا کیونکہ میں بھی حکومت کا حصہ ہوں۔ وہاں کے عوام کی آواز اٹھانا میرا حق ہے اور میرا فرض ہے۔ ہم سب فاٹا اور پاٹا والے ممبران اس پر متفق ہیں کیونکہ ان کے لیے کوئی exemption نہیں دی گئی۔ جو پہلے سے exemption دی گئی وہ بھی ان سے چھین لی گئی۔

جناب چیئرمین: میں اس کو کمیٹی کو بھیج دوں؟

سینیٹر فدا محمد: کمیٹی کو بھی بھجوادیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں اور علی محمد خان صاحب نیشنل اسمبلی میں بھی take up کر لیں۔

سینیٹر فدا محمد: لیکن اگر کچھ possibility ہے وزیر صاحب خود اس کو سن لیں اور اس پر میری ایک تجویز ہے۔ ٹھیک ہے وہاں پر انہوں نے FED 17% لگوائی، ٹھیک ہے حالات بھی کچھ اس طرح کے ہیں اس کو exempt 10% کر لیں سات فیصد لگا دیں۔ اگلے بجٹ میں پھر 5% لگا دیں اور 2023 تک جو exemption ہے اس کے بعد اگر FED 17% لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس وقت لوگ کافی پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں، دوسری طرف انڈسٹری 80% بند ہے۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب ان سے recommendations لے لیں۔ ادھر ہاؤس میں، نیشنل اسمبلی میں دے دیں۔ ٹھیک ہے علی محمد خان صاحب سے سن لیتے ہیں۔

Statement by Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs on the resolution passed, on Finality of the Prophet (SAW)

جناب علی محمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو جناب میں آپ کو اور پاکستان کے Upper House کو تمام معزز ممبران کو اور جو ہمارا یہاں پر سٹاف بیٹھا ہوا ہے آپ سب کو

میں مبارکباد دیتا ہوں جو resolution unanimously آج pass ہوئی ہے۔ یہ بہت بڑا step ہے ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دور میں آئین میں، Article 260 میں جو مسلم کی definition تھی اور اس میں جو finality of Prophet (SAW) ہے اس پر بہت بڑا فیصلہ کیا گیا۔ اس بنا پر وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے وہ پاکستان میں پہلی مرتبہ non-Muslim گردانے گئے۔ قادیانی اور دوسرے لوگ مسلم کی category سے باہر نکلے۔ پرسوں قومی اسمبلی میں ہم نے یہ قرارد unanimously pass پاس کی ہے اور یہاں سے بھی pass ہوئی ہے۔ یہ House of Federation ہے اور یہاں سے پاس ہونے کے بعد اور قومی اسمبلی سے بھی pass ہوئی ہے۔ یہ Article 260 کو بالکل سپورٹ کرتی ہے۔ آج صبح قومی اسمبلی میں سپیکر صاحب کو میں نے request کی اور آج House of Federation کو بھی request کرتا ہوں کہ بے شمار قراردادیں pass ہوتی ہیں کچھ پر عمل ہوتا ہے، کچھ پر نہیں ہوتا، will of the Government پر بھی depend کرتا ہے اور resolution کو پیچھے سے push کرنے پر بھی depend کرتا ہے۔ اگر آپ کا good office کیونکہ This is Senate of Pakistan, House of Federation ہے، آپ کی order of the precedence میں تیسری بڑی سیٹ ہے۔ After President, PM, Senate Chairman کیونکہ Upper House اور میرے خیال میں سپیکر کا اس کے بعد آتا ہے۔ میں request کروں گا اور humbly submit کروں گا کہ آپ کے آفس سے یہ resolution جو unanimously pass ہوئی ہے جس کو اپوزیشن اور حکومت نے unanimously پاس کیا ہے including the minorities نے پاس کیا ہے۔ وہ تمام stakeholders جو اس میں matter کرتے ہیں، جو تعلیم کی پالیسیاں بناتے ہیں، اس میں سب سے اہم Federal Education Minister صاحب، ان کے سیکرٹری صاحب، Federal Board of Intermediate and Secondary Education اور چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ، چاروں صوبائی چیف سیکرٹریز، چاروں صوبائی تعلیم کے وزیر، ان کے سیکرٹری صاحبان، ان کے بورڈز، پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو اس unanimously resolution کی

کاپی ، with the direction of the Honourable House of the Federation کو چلی جائے تو یہ ایک ایسی resolution بن جائے گی جو باقی resolutions جو بے شمار pass ہوئی ہیں کچھ پر عمل ہوا، کچھ پر نہیں، اس پر عمل ہو جائے تاکہ

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔ چاروں سپیکروں کو بھی بھجوا دیں، چیف منسٹرز کو بھی بھجوادیں۔

Statement by Mr. Muhammad Ali Khan, MoS for Parliamentary Affairs on the point to call the full name of the Province Khyber Pakhtunkhwa instead of KP

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! جہاں تک سینیٹر فدا صاحب نے recommendations کی بات کی تو میں یہاں پر strongly pledge کرتا ہوں کہ ان کی جو recommendations ہیں یہ میرے حوالے کر دیں ، یہاں سے یہ recommendations تو جا چکی ہیں، winding up speech بھی ہو چکی ہے لیکن انہوں نے بڑا اہم issue اٹھایا ہے، مالاکنڈ ڈسٹرکٹ اور ساتھ میں ex-FATA اور میں یہ درخواست یہ بھی کروں گا کہ کچھ لوگ FATA کہتے ہیں، FATA is over، ex-FATA, merged district کہہ سکتے ہیں۔ دوسری میری ایک اور بھی عرض ہے کہ کتنے خوبصورت نام اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے صوبوں کو دیئے ہیں۔ سندھ، پنجاب، بلوچستان اور اس House of the Federation کا بہت بڑا کردار ہے اور اس زمانے کی حکومت کا بھی کردار ہے کہ NWFP سے خیبر پختونخوا بہترین نام دیا لیکن میں دیکھتا ہوں every day ہر جگہ KP, KP what is KP? What do you means by KP کوئی پنجاب کو PJ نہیں کہتا، کوئی بلوچستان کو BN نہیں کہتا ، کوئی سندھ کو SD نہیں کہتا why do we call Khyber Pakhtunkhwa or KPK یہ میں سمجھتا ہوں پورا نام لیا جانا چاہیے۔ خیبر پختونخوا نام لیا جانا چاہیے۔ وہاں پر جو آبادی ہے، وہاں پر جو پختون ہیں وہ محب وطن پاکستانی ہیں۔ پاکستان بننے کے ستر سال بعد ان کو نام ملا، اب وہ جو نام ملا، انگریز کا نام NWFP تھا، اس زمانے میں زرداری صاحب کی

حکومت تھی، اس زمانے میں ہمارے صوبے میں ANP کی حکومت تھی سب کو کریڈٹ جاتا ہے، جب نام ستر سال بعد مل ہی گیا ہے تو مہربانی کرکے اس کو پورا بولیں۔

جناب چیئرمین: آج direction issue کردیں تمام provincial governments, Federal government and پارلیمنٹ کے ارکان کو کہ آج کے بعد خیبر پختونخوا پورا بولا جائے۔

جناب علی محمد خان: ابھی سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب نے tourism کے حوالے سے جو recommendations دی ہیں تو حقیت یہ ہے کہ ان لوگوں کا جو hoteling کا business ہے وہ بہت تکلیف میں ہیں۔ آج ایوان زیریں میں بھی اس پر گفتگو کی بازگشت سنائی دی۔ اپوزیشن کے ex-Deputy Speaker صاحب نے بات کی، وہ بھی عباسی ہیں اور یہ بھی عباسی ہیں۔ میں حکومت کی طرف سے اس کو fully support کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جتنا ہوسکے گا ہم کوشش کریں گے کہ اس business کو revive کریں کیونکہ ویسے بھی مہینے ایسے ہیں کہ ان دنوں میں ان کا peak time آتا ہے۔ With SOPs ہم اس کو support کرتے ہیں اور جو بھی اس کی مناسب کمیٹی ہے اس کو بھیج دیا جائے تو ان شاء اللہ Government will support his recommendations. شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ثمینہ سعید صاحبہ۔

سینیٹر ثمینہ سعید: جناب چیئرمین! sorry ویسے مجھے کہا گیا کہ اب تقریر نہیں ہوسکتی۔

جناب چیئرمین: نہیں بجٹ پر اب تقریر نہیں ہوسکتی اگر کوئی اور issue ہے تو ضرور بات کریں۔

سینیٹر ثمینہ سعید: جناب چیئرمین! اصل میں میری بجٹ کی speech تھی کوئی اور issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک شکریہ، سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ بجٹ پر بات کرنا ہے تو وہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر سیمی ایزدی بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں پوری بجٹ تقریر تیار کر کے لائی تھی unfortunately, time نہیں ملا اور بجٹ sum-up ہو گیا۔ میں صرف یہ چاہوں گی کہ میں اگر recommendations آپ کی اجازت سے پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سینیٹر سیمی ایزدی کوئی بات نہیں میرا دل خوش ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: ویسے پڑھنا چاہتی ہیں تو پڑھ لیں لیکن فائدہ کوئی نہیں ہے۔ جلدی جلدی پڑھیں۔

Senator Seemee Ezdi: No. 1, Government should raise the amount of funds allocated for locust control in 2020-21 from 6 billion to 8 billion. Keeping in view of the losses suffered by our farmers in locust affected areas. The Government has allocated rupees 50 billion under corona stimulus package for fertilizer subsidies, loan remissions and other relief to the farmers. Keeping in view of the COVID-19 situation and food insecurity on account of locust attack, this allocation is insufficient.

یہ اس لیے کہ اس کے under بہت سی چیزیں آتی ہیں۔ اس لیے میں چاہوں گی کہ this should be increased at least Up to 50%.

The Central Bank has cut its policy rate by 75 basic points to 12.50% but it did not offer any special incentive package for food and agriculture, although it did for health and medical centers to combat the spread of corona virus. Therefore, the Central Bank should offer special package for small farmers and food industry as well. Budgetary allocations in the Information and Technology (IT) sector should be enhanced as the world under corona 19 crises is moving towards e-education, e-commerce and e-governance. Therefore, we need more

funds for installing necessary infrastructure in all these fields.

HEC should be granted more funds for existing online university education all over the country. Ministry of Planning and Development should allocate a special IT fund for installing latest IT equipment in Parliament House for conducting virtual sessions in future keeping in view of pandemic scenario.

Salaries of staff form grade one to sixteen میں تمام government servants کا نہیں کہہ رہی میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ grade one to sixteen خالی ان کی تنخواہ دس فیصد بڑھا دی جائے۔

Keeping in view, the corona crises and increasing inflation. Keeping in view of the global business shrinkage and challenges faced by the local textile industry on account of lockdown, the Government should slash the general sales tax from 17% to 4% of textile sector. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی صاحب۔

سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ شکریہ جناب چیئرمین! چند دن پہلے ہمارے علاقے کے ایک school teacher تھے جو بیس دن پہلے لاپتہ ہوگئے۔ ان کا خاندان ان کو تلاش کر رہا تھا کہ کہاں اور کدھر ہیں پھر ایک دن پہلے پتا چلا کہ اس کو پولیس مقابلے میں مارا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ رپورٹ ہونا چاہیے، اس کی انکوائری ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: یہ وہی ہے جو سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے مسئلہ اٹھایا تھا۔

سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی: یہ وہی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ ہم نے پہلے ہی بھیج دیا ہے۔

سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی: جناب چیئرمین! اس کی رپورٹ مانگنی چاہیے تاکہ پتا چلے کہ واقعی وہ دہشت گردی میں ملوث تھا۔ وہ اپنے بچوں کے لیے دن رات محنت کرتا تھا اور یہ لوگ اٹھاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ پولیس مقابلے میں مارا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! اس طرح لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے اور پتا نہیں کہ حقیقت کیا ہے۔ اس لیے رپورٹ مانگنی چاہیے تاکہ اس ہاؤس کے سامنے پتا چلے کہ کیا کہانی ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر ولید اقبال صاحب۔

سینیٹر ولید اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! معذرت اور افسوس کے ساتھ کہ میں نے ابھی کچھ دیر پہلے اس ایوان میں ایک معاملہ اٹھایا تھا اور بعد میں مجھے مصدقہ اطلاع کی بناء پر احساس ہوا کہ وہ غلط خبر پر مبنی تھا۔ اس لیے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس کو clarify کر دیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ FBR کی Chairperson کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ جس طرح سے اخبارات میں weekend میں شائع ہوا اور اس کی double تصدیق اس طرح ہوتی ہے کہ اخبار کا وہ link میں نے اپنے فون میں محفوظ کیا ہوا تھا۔ میں اس link پر اب گیا ہوں تو وہ خبر بھی غائب ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ Chairperson, FBR کی گاڑی بشمول ان کے وہ اس داخلے سے اندر آنے کی کوشش کی جہاں پر صرف Prime Minister, Chairman Senate, Speaker Assembly and Federal Ministers آتے ہیں۔ وہاں سے ان کو صرف ہدایت کی گئی کہ یہاں سے نہیں وہاں سے جہاں سے باقی سب، جس طرح سینیٹر ولید اقبال یا دیگر سینیٹر صاحبان آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان سے سیکیورٹی نے یہی کہا تھا کہ آپ وہاں سے تشریف لائیں جہاں سے سب ہاؤس میں آتے ہیں۔ یہ صرف Prime Minister, Federal Minister's, Chairman Senate, Speaker National Assembly, Leader of the House and Leader of Opposition کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سینیٹر ولید اقبال: مجھے بھی سیکریٹریٹ کے متعلقہ اہلکاروں سے جب یہ اطلاع ملی اور وضاحت ہوئی تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں نے غلط خبر کی بنیاد پر بات کی۔ خبروں کے غلط ہونے کا آپ دیکھ لیں کہ وہ ہر ایک کو گمراہ کر دیتی ہیں۔

جناب چیئرمین: بس non-issue کو issue نہ بنایا جائے۔

سینیٹر ولید اقبال: میں میڈیا کے ساتھیوں سے درخواست بھی کروں گا کہ غلط خبر نہ شائع کیا کریں۔ آپ کے وقت کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی ایک exemption کی بات ہوئی تو اس رپورٹ کے حوالے سے چونکہ میں Finance Committee کا ممبر ہوں۔ یہ page No. 2 پر this is exemption from provision of section 148 of ITO 2001 in Clause 109 جس کو بعد میں withdraw کر لیا گیا۔ I think یہ clear ہے اس پر فاٹا اور پاٹا کے حوالے سے جو بھی کہا گیا اس پر بڑی discussion ہوئی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

سینیٹر سسی پلیجو: آپ جب بھی مجھے موقع دیتے ہیں تو آپ کوشش کرتے ہیں کہ جلدی جلدی میں وہ چیز ہو جائے۔

جناب چیئرمین: اس لیے آپ بھول جاتی ہیں، بھولتی تو آپ نہیں۔ اس لیے مجھے فکر نہیں آپ بولیں۔

سینیٹر سسی پلیجو: ہم گھنٹوں ان کو سنتے ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں اور ہماری وجہ سے ہی یہ ایوان چل رہا ہے کیونکہ اپوزیشن اکثریت میں ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے پتا ہے کہ آپ کی وجہ سے ایوان چل رہا ہے۔

سینیٹر سسی پلیجو: بالکل اپوزیشن اکثریت میں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ issue raise کریں۔

سینیٹر سسی پلیجو: جناب بات یہ ہے کہ ہم یہاں بیٹھے ہیں جو تقریر سننے کو ملی اس میں نہ تو FBR کے targets کا ذکر تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: ویسے میڈم، میں ایک عرض کردوں۔ سینیٹر سسی پلیجو صاحب میں آپ کو صرف ایک بات بتاؤں۔

سینیٹر سسی پلیجو: پہلے مجھے ایک مرتبہ بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ ایک مرتبہ سن تو لیں۔جب ایک motion talked out ہو گیا اس کے بعد آپ نے تین مرتبہ تقریر کی تو اس طرح نہیں ہو سکتا۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Usman Khan Kakar, please, I am going to prorogue the House. I am not going to listen her.

آپ بات سنتی ہی نہیں ہیں۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! دو منٹ ان کو موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب، سینیٹر سسی پلیجو آپ تشریف رکھیں motion ختم ہو گیا اس کے بعد بات نہیں ہو سکتی۔ آپ نیا motion لے آئیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں پہلے میں سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ کو سن لوں پھر میں آپ کو time دے دوں گا۔ سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ تشریف رکھیں میں آپ کو وقت دے دوں گا۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب بات کریں۔Point of public importance پر سب بات کرنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اب آپ کو time دے دیں گے۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب بتائیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! مہربانی،

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں آپ کو time دے دوں گا۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: ایک بہت اہم مسئلہ ہے ہزاروں طلبہ اور طالبات کے جو امتحانات ہیں۔

Points of public importance by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding (i) direction to the HEC for Semester Fee reduction; (ii) Issue of two Journalists in Chaman; (iii) Issue of opening Hotels of Islamabad

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! مہربانی۔ ہزاروں طلبہ اور طالبات کے امتحانات کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ پورے ملک میں semester and annual system ہے۔ اس وقت ہزاروں طلبہ اور طالبات احتجاج کر رہے ہیں کہ ہم online نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی امتحان دے سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہیں پر بجلی نہیں ہے، کہیں network نہیں ہے کہیں لوگوں کے پاس package نہیں ہے۔ کل پشاور میں پورے ملک کی طلبہ تنظیموں کی میٹنگ ہوئی، کوئٹہ میں کل پریس کلب کے سامنے طلبہ اور طالبات نے بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یہاں ہم نے انسانی حقوق کمیٹی کی میٹنگ میں HEC والوں کو بھی بلایا تھا۔ ہماری گزارش یہ ہے وہ طلبہ جو دور دراز کے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو hostels میں جگہ اور کھانا دیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے والدین بند تعلیمی اداروں کو ستر ہزار روپے فیس ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا حق نہیں بنتا کیونکہ کورونا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ tuition fee لے لیں، ہم تیس ہزار روپے دے سکتے ہیں مگر ستر ہزار نہیں دے سکتے۔ جناب! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور آپ اگر HEC والوں کو بلا لیں یا ruling دے دیں کہ ان طلبہ کے جائز مطالبات کو۔۔۔

جناب چیئرمین: عثمان خان، اس دن آپ نے ہی کمیٹی میں یہ کہا تھا اور ہم نے اس کو بھجوا دیا ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا، انہوں نے امتحانات رکھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: عمل درآمد کراتے ہیں، ٹھیک ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! چمن میں قرنطینہ کے بارے میں دو صحافیوں سید علی اچکزئی اور عبدالمتین نے رپورٹ کی کہ یہاں پر پانی ہے اور نہ علاج ہے۔ ڈی سی صاحب اور ایف سی

والوں نے ان کو گرفتار کرکے مارا پیٹا اور پھر مچھ جیل بھجوا دیا۔ اس کے بعد سارے ملک کے صحافیوں اور بین الاقوامی تنظیموں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ انہوں نے حکم دیا، جناب! یہ فاٹا کے FCR والا مسئلہ ہے کہ ان صحافیوں کو کہا گیا ہے کہ وہاں ہر ہفتے حاضری دینی ہو گی، چمن سے باہر نہیں جا سکتے اور خبر نہیں دے سکتے۔ جناب! یہ حالت ہے، یہ بہت زیادتی اور ظلم ہے۔ اس پر کوئی letter بھیج دیں یا ان لوگوں سے رپورٹ منگوالیں۔

جناب چیئرمین: سیکریٹری صاحب، اس سلسلے میں letter لکھ دیں۔ ٹھیک ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! اسلام آباد کے ہوٹلوں والے بے چارے کہتے ہیں کہ ہمارے ہوٹل دو، تین ماہ سے بند ہیں لیکن ہم ہزاروں، لاکھوں روپے کرایہ دے رہے ہیں۔ حکومت کم از کم کرایہ جمع کروادے یا ہمیں اجازت دے، ہم SOPs کی پابندی کرتے ہوئے ہوٹل چلائیں گے۔ جناب! یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ اسلام آباد میں چار، پانچ سو ہوٹلز ہیں اور ان میں چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں والے بھی ہیں۔ ان لوگوں کا مسئلہ ہے، اس لیے SOPs کے مطابق اجازت دے دیں یا حکومت ان کے کرائے ادا کرے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، شکریہ۔ سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، آپ ہمیشہ بات نہیں سنتیں، پہلے سن لیں۔ Motion پر پوری discussion ہونے کے بعد talked out ہو گیا، اس کے بعد جب اس point کو دوبارہ raise کرنا چاہتی ہیں تو میں اس کو کیسے open کر دوں؟ اتنی گزارش ہے کہ point of public importance پر اگر important issue ہے تو آپ دس ہزار باتیں کریں اور بتائیں۔ اگر نہیں ہے تو اس طرح زور زبردستی نہ کریں۔ میری آپ سے اتنی گزارش ہے۔ باقی آپ نے جو کہنا ہے، اب کہیں۔

سینیٹر سسی پلیجو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے کاکڑ صاحب کے بعد ہی سہی لیکن آپ نے جو بات کی تھی، اس پر پورے اترے اور موقع دیا۔ جناب! ایک چیز صرف بجٹ کے تناظر میں نہیں دیکھی جا سکتی۔ کوئی جواب یا explanation تو دور کی بات ہے لیکن اگر کسی چیز کو address ہی نہ کیا جائے تو سوال تو اٹھتا ہے۔ Recommendations میں دیر ہو گئی، چیز گئی یا نہیں گئی۔ آپ نے سیمی صاحبہ کو بھی تو اجازت دی۔ وہ speech نہیں کر سکیں یا کرنے نہیں آئیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں کہ سینیٹر سیمی ایزدی پہلی بار کھڑی ہوئی تھیں جب کہ آپ بجٹ پر تقریر کر چکی ہیں۔

سینیٹر سسی پلیجو: میں اس میں نہیں جانا چاہ رہی، دیر ہو گئی، اس کے بعد بھی آپ نے حکومت کی طرف کے کسی ممبر کو اجازت دی۔ اچھی بات ہے، وہ بھی ہماری colleague ہیں اور خواتین کو موقع ملنا چاہیے۔ کل بلوچستان ہائیکورٹ نے NFC کی formation and notification جس میں terms of reference آتے ہیں، اس کو کالعدم کر دیا ہے۔ آج حکومت کی طرف سے کی جانے والی تقریر میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہم اب بھی کہہ رہے ہیں اور جب مسئلہ ہوگا تو ہم اس پر اڑے رہیں گے، بات کریں گے کیونکہ یہ constitutional right ہے اور ہم آئین کی شق 160 سے باہر تو نہیں جا رہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اب حکومت کو آنکھیں کھولنی چاہییں کیونکہ ایک ہائیکورٹ نے بھی کالعدم کر دیا ہے یعنی ہماری بات کی توثیق ہوئی ہے کہ صدر صاحب کی طرف سے NFC کی formation کرنا، یہ بالکل ان کا اختیار ہے لیکن چونکہ constitutional requirement پوری نہیں ہوئی، ان کی formation غلط ہے، انہوں نے جو ممبران لیے ہیں، ان کو notification پہلے واپس لینا چاہیے تھا۔ Terms of reference یہ کہتے ہیں کہ NFC میں ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے، آپ پورے terms of reference نکال کر دیکھ لیں، آج بات مالیاتی معاملے، کٹوتی کی ہو رہی ہے، اس میں آپ NFC کو کہیں کہ ہم نے کوئی بات نہیں کی تو وزیراعظم صاحب ایسے ہی ہوا میں بات کر چکے تھے۔ ہم یہ چیز ایوان میں ضرور رکھنا چاہیں گے، بار بار کھنی پڑی تو رکھیں گے۔ ہم ایسے ہی نہیں آتے کیونکہ ہمارا وقت بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا آپ کا یا ان کا ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ آپ نے اتنے دنوں تک ایوان کی کارروائی اچھے طریقے سے چلائی۔ یہ آپ کے tenure کا آخری budget session تھا، آپ نے کوشش کی اور تمام معاملات پر سب کو موقع دیا۔ I really appreciate that لیکن جب بات مالیاتی حصے، 18th Amendment کی آئے گی تو یہ House of Federation ہے، ہم صوبوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، اگر ان کی بات نہیں ہو گی اور ہم یہاں، وہاں، عیسیٰ، موسیٰ، خمیسو کی بات کریں گے تو پھر ہمارا یہاں بیٹھنا useless ہے۔

میرے خیال میں اس پر حکومت کو قوم اور صوبوں سے معافی مانگنی چاہیے اور جب ہسپتالوں کی بات ہوئی تو اس حوالے سے انہوں نے زور زبردستی کی، آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ زور زبردستی سے بات کرتی ہیں، میں یہ کہتی ہوں کہ وفاقی حکومت نے زور زبردستی سے ہمارے ہسپتالوں کو اپنے نام کرکے اور بجٹ کے حوالے سے تو انہوں نے ایک دھیلہ بھی نہیں رکھا تھا۔ یہ بھی ان کو واپس کرنا چاہیے۔ انہوں نے health کے حوالے سے بات کی تو وہ double ministry کیوں رکھ کر بیٹھے ہیں؟ انہوں نے کہا health is a devolved subject, yes, it is a devolved subject لیکن اس کے حوالے سے parallel جو چیزیں ہو رہی ہیں، وہی decisions کر رہے ہیں تو پھر وہاں funds نہ رکھے جائیں۔ میری بات صرف یہ ہے جو کہ میں record پر رکھنا چاہتی تھی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Leader of the House, please.

<u>Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House</u>

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم NFC and 18th Amendment ہر issue پر بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ آنے والے session میں اس پر debate رکھیں اور یہ ایسے issues ہیں جن پر debate ہونی چاہیے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کسی tool, Adjournment motion or 218 motion کا motion لائیں اور discuss کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: ہم عوام کو جوابدہ ہیں۔ ہم کسی issue سے بھاگنے والے نہیں ہیں اور ہر issue پر debate کرنا چاہتے ہیں مگر debate logic پر ہوتی ہے۔ Debate logic پر ہوگی، اس پر زور زبردستی نہیں ہو سکتی۔ میں ہسپتال والی بات پر زیادہ نہیں کہنا چاہتا لیکن اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ایک طرف بلوچستان ہائیکورٹ کا حوالہ دے رہی ہیں تو یہاں سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے، اس طرف بھی نظر دوڑالیں اور ترازو کا پیمانہ ایک رکھا کریں۔ اس وجہ سے حکومت federally administered hospitals واپس لے رہی ہے جو 18th Amendment کے بعد صوبے کے پاس گئے تھے اور بجٹ میں اس کی allocation بھی رکھی گئی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ صاحب۔

Point of public importance by Senator Hidayat Ullah regarding arrest and death of a labourer in custody of Azad Kashmir Police

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اس ایوان اور آپ کی توجہ کوٹلی آزاد کشمیر میں پولیس گردی کے ایک واقعہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جناب! باجوڑ ایجنسی کا ایک بندہ زاہد جان ولد نیاز مین کوٹلی آزاد کشمیر میں محنت مزدوری کرتا تھا۔ آٹھ مارچ کو پولیس نے اس کو اٹھایا ہے اور اس پر چوری چکاری کے cases ڈال دیے۔ اس کو اڑھائی ماہ تک police custody میں رکھا گیا اور اس کے بعد police custody میں اس بندے کی death ہو گئی۔ میری آپ اور اس ایوان سے درخواست ہے کہ اس کو کمیٹی کو بھیجا جائے اور تحقیقات کی جائیں کہ یہ کیسے دو، اڑھائی ماہ تک police custody میں رہا اور اس کی death کیسے ہوئی۔ اگر چوری چکاری یا جو بھی کچھ کیا تھا، عدالتیں موجود ہیں، اس ملک کا آئین اور قانون موجود ہے، ان کے تحت اس کو سزا دینی چاہیے تھے نہ کہ ماورائے عدالت اس کا قتل کیا جائے۔ مہربانی

جناب چیئرمین: اس کو کمیٹی کو بھی بھجوا دیں اور سیکریٹری صاحب، اس پر report بھی لیں۔ شکریہ۔ کوئی سینیٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں؟ سینیٹر فدا محمد صاحب۔

Point of public importance by Senator Fida Muhammad regarding arrest and naked video of young man by SHO, PS Tehkal, Peshawar

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ اور اس ایوان کے notice میں ایک بات لانا چاہتا ہوں۔ ایک، دو دن پہلے ایک لڑکے عامر کو گھریلو لڑائی جھگڑے کی وجہ سے پولیس تھانہ تہکال پشاور میں ظاہر اللہ SHO اور عمران نے اس کے کپڑے اتار کر ننگا کر کے اس کی ویڈیو بنوائی۔ لہٰذا اس معاملے کو ایوان اور آپ کی توسط سے کمیٹی میں بھیجا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کو بھیج دیں۔ شکریہ۔

The Questions, Resolutions, Motions under Rule 218 and Adjournment Motions which were received for

the current session but could not be taken up in the House will be carried forward for the next session.

I will now read out the prorogation order received from the President. In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 24th June, 2020.

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President
Islamic
Republic of
Pakistan

(The House was then prorogued sine die)

Index

Senator Ayesha Raza Farooq 12, 21, 31, 33, 47
Senator Farooq Hamid Naek 4, 7, 8, 9, 11
Senator Mushtaq Ahmed 3, 58, 59
Senator Seemee Ezdi 68, 69
جناب علی محمد خان 65, 67, 68
جناب محمد حماد اظہر 51
سینیٹر اسد علی خان جونیجو 47, 48
سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک 31
سینیٹر ثمینہ سعید 68
سینیٹر حاجی مومن خان آفریدی 4, 70, 71
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 77
سینیٹر سسی پلیجو 18, 19, 72, 73, 75, 76
سینیٹر سیمی ایزدی 76
سینیٹر عائشہ رضا فاروق 21, 47
سینیٹر فدا محمد 63, 64, 65, 78
سینیٹر کلثوم پروین 15, 16, 19
سینیٹر محمد جاوید عباسی 5, 6, 12, 13, 14, 19, 20, 60, 61, 62, 68
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 17, 19, 73, 74, 75
سینیٹر مشتاق احمد 3, 70
سینیٹر مصدق مسعود ملک 39, 45
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 11, 72
سینیٹر ہدایت اللہ 78
سینیٹر ولید اقبال 19, 71, 72
سینیٹر بیرسٹر محمد علی خان سیف 45, 46
سینیٹر مشتاق احمد 59
سینیٹر نصیب اللہ بازئی 14